عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من صلی صلاۃ لم یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فھی خداج یعنی جو نماز بے سورہ فاتحہ کے ہو۔ وہ ناقص ہے رواہ احمد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ واحمد وابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما تیسری حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہٗ ان یخرج فینادی لاصلوٰۃ الا بقرأۃ فاتحۃ الکتاب فمازاد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ باہر جاکر منادی کردیں کہ سورہ فاتحہ اور کچھ زائد قرأت کی نماز ناقص ہے رواہ احمد وابوداؤد چوتھی حدیث میں ہے۔ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم لایجزئی صلاۃ الابفاتحۃ الکتاب ومعھا غیرھا نماز کام نہیں دیتی بے فاتحہ اور اس کے ساتھ اور قرأت کے رواہ الامام الاعظم ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ عن سیدنا ابی سعید الخدری رضوان اللہ تعالٰی علیہ ومعناہ بنحوہ عند الترمذی وابن ماجۃ اور ان سب سے سخت تر ناپاک تر اُس کا وہ قول مردود ہے کہ کلمہ طیبہ میں (خاکش بدہن) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہنے کی کیا ضرورت؟ اگر اس سے یہ مراد لیتا ہے کہ اسلام لانے کو صرف لاالٰہ الا اللہ ماننا کافی ہے محمد رسول اللہ کی حاجت نہیں جب تو قطعاً یقیناً نرا کافر مرتد ہے۔ عورت اس کی اس کے نکاح سے نکل گئی پاس جائے گا تو زنا ہوگا۔ اولاد ہوگی تو ولدالزنا ہوگی۔ عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے اور اگر یہ مراد نہیں تاہم اس ناپاک کلام کی طرز سوق سخت گستاخی وبے باکی سے خبر دے رہی ہے۔ اور وہ لفظ کہ "جنت میں نہ جائے گا تو کیا اعراف میں نہ جائے گا" دین متین کے ساتھ استہزاء کا پتہ دیتا ہے۔ بہرحال اس قدر میں شک نہیں کہ شخص مذکور فاسق فاجر گمراہ بدمذہب ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز وممنوع ہے۔ کما حققناہ فی رسالتنا النھی الاکید وذکرناہ فی عدۃ مواضع من فتاونا مسلمان اس سے توبہ لیں اگر توبہ کرلے فبہا ورنہ اس کے ساتھ وہ معاملہ برتیں جو گمراہوں بددینوں کے ساتھ چاہیے واللہ الھادی واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

النّہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید

۱۳۰۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

الحمد للہ الذی ھدانا السُنن ۞ ووقانا المحن ۞ وجعل فینا کل امام حسن ۞ بہ یُتأسّی وعلیہ یؤتمن ۞ واعاننا ان نقتدی باھل الفتن ۞ والصلاۃ الحنانۃ والسلام الاحن ۞ علی الامام الامین الامان الامن محمد مربی الروح والبدن ۞ واٰلہ وصحبہ فی السر والعلن ۞ والائمۃ المجتھدین مصابیح الزمن ۞ کاشفی ما خفی ومظھری ما بطن ۞ الثقات السراۃ ھداۃ السنن ۞ السقاۃ الفراۃ من فرات السُنن ۞ وعلینا بھم یا عظیم المنن ۞ واشھد ان لا الٰہ

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن۔ اما بعد یہ چند سطور کاشفۃ السطور جلیلۃ الفائدہ جمیلۃ العائدہ ہیں اظہار صواب میں اُس سوال کے جواب میں جو فقیر ناسزا عبد المصطفٰے **احمد رضا** محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ وحقق املہ واصلح عملہ کے پاس **مولوی فضل الرحمٰن صاحب** حفظ عن الشرور امام جامع مسجد فیروز پور کا بھیجا کمپ **فیروز پور ملک پنجاب** سے آیا فقیر ان دنوں ایک مبارک رسالہ بجواب سوال **مونگیر بنگالہ** مسمّٰی بہ **تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** لکھنے میں مشتغل اور اُس کے بعد اور چند مسائل دیگر بلاد کو مسئلہ پنجاب پر حق تقدم حاصل جب اُن سے فراغت پائی اس کی نوبت آئی **النھی الاکید عن الصلٰوۃ وراء عدی التقلید** (۱۳۰۵ھ) اس تحریر کا نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز وانجام اس رسالہ میں اصل مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے اس کے ضمن میں اُن کے بعض عقائد واحوال و مکائد و دیگر فوائد بہ نہایت اجمال تحریر میں آئے مولٰی سے مسئول کہ قبول فرمائے اہل اسلام وسنت کو نفع پہنچائے از آنجا کہ موضوع رسالہ رد مخالف نہیں لہٰذا لحاظ مجادل سے کنارہ گزیں کہ وہ تو ایک فتوی ہے جواب مسئلہ کی حد پر مقتصر اور اپنے موافقوں پر ایک حکم کا مظہر جسے اُس رنگ کا کلام مشتاق بنائے تصانیف افاضل یا فقیر حقیر کے دیگر رسائل مندرجہ مجموعہ **البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ** کی طرف رجوع لائے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وافضل الصلٰوۃ علی الحبیب الجمیل والہ وصحبہ بالوف التبجیل امین امین یا عزیز یا جلیل۔

نقل عبارت استفتا

باسمہ سبحانہ۔ بخدمت بابرکت حضرت مولٰنا وبالفضل والکمال اولٰنا مخدوم مکرم معظم حضرت مولٰنا **احمد رضا خاں صاحب** سلمہ الرحمٰن۔ سلام مسنون بہ نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ للہ اس استفتا کا جواب مرحمت فرمائیں کہ عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں۔ مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد قصابان خورد جو شاگرد مولویان لکھنؤ کی علاقہ فیروز پور کے ہیں اول اُنھوں نے رسالہ شاہ طیو جس میں حضرت ابن عربی اور مولٰنا روم ومولٰنا عبد الرحمٰن جامی علیہم الرحمہ کی تکفیر درج تھی اور وہ رسالہ مطبع فیروز پور میں حافظ محمد صاحب لکھنوی نے چھاپا تھا اس کی تصدیق پر اپنے دستخط کر دیے تھے جس کے شاہد بہت لوگ موجود ہیں اور اس کا کسی قدر ذکر رسالہ تصریح الجاٹ فریدکوٹ کے صفحہ ۱۴۱ کے متن وحاشیہ میں مندرج ہے۔ پھر جب ریاست فریدکوٹ میں علمائے مقلدین کا مناظرہ ہوا تھا تب بھی یہ مولوی صاحب بشمول علما غیر مقلدین کے تھے اور ان کے زمرہ میں ریاست سے رخصتانہ لے کر واپس آئے تھے جیسا کہ اشتہار ۱۱ فروری ۱۸۸۳ء مطبوعہ ریاست فریدکوٹ اس پر شاہد ہے اور رسالہ کے صفحہ ۷۱ میں بھی اس کا نام بزمرۂ غیر مقلدین شامل ہے۔ پھر مسائل اور واقعات ان کے بھی صریح غیر مقلدی کی دلیل ہیں جن کا نمونہ ایک یہ ہے کہ مسماۃ فاطمہ بنت امام الدین خاں کو جب اس کے شوہر نے مطلقہ کیا اور طلاق نامہ تحریر ہوا تو بائیس روز بعد ازاں عدت کے اندر ہی مولوی .... مشار الیہ نے اس مطلقہ کا نکاح بابو ہین ملازم مسکوٹ لال کرتی سے منعقد کر دیا اور اس کی دلیل مولوی جمال الدین امام مسجد بوچڑان کلاں کو دکھلائی کہ حدیث ترمذی سے ثابت ہے

کہ خلع کی عدت ایک حیض ہوتا ہے اس پر جواب دیا گیا کہ دینی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے صریح لکھا ہے کہ خلع طلاق ہے بسند حدیث بخاری وغیرہ کے اور جمہور اماماں سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کما فصل فی باب الخلع اور باب عدت میں بھی مذکور ہے کہ طلاق اور خلع اور لعان سب کی عدت تین حیض ہیں اھ مترجماً پس یہ نکاح عدت کے اندر حنفی مالکی شافعی سب کے نزدیک ناروا ہے پس جو شخص غیر مقلد ایسے اطوار کا طور رکھے اور حرام کو حلال بنا دینے تک نوبت پہنچائے تو اس کے پیچھے اقتدا روا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ حررہ فقیر محمد فضل الرحمٰن امام جامع مسجد صدر بازار فیروز پور پنجاب ۱۰ شوال ۱۳۰۵ھ (محمد فضل الرحمان)

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کو زید وعمرو کی ذات سے غرض نہیں اور حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم کی شان عظیم میں بعد وضوح حق اُس کلمۂ ملعونہ کہنے کا جواب جو روز قیامت ملے گا بس ہے وہ حضرات جرأت شعار جبارت وثار جن کا مسلک عامۂ ائمہ وعلمائے کبار کو عیاذاً باللہ مشرک بتائے اُن سے مدارک دقیقۂ حقائق اولیا تک نہ پہنچنے کی کیا شکایت کی جائے علاوہ بریں یہ مسئلہ خود اس قابل کہ اُس میں ایک رسالہ مستقلہ تصنیف میں آئے اور خدا انصاف دے تو حدیث بخاری فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا (الی قولہ تعالٰی) وما ترددت عن شیئ انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساء تہ وحدیث[۲] مسلم یا ابن اٰدم مرضت فلم تعدنی یا ابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی یا ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی اخرجاھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وحدیث[۳] مشہور قم الی امش الیک وامش الی اھرول الیک اخرجہ احمد[۴] عن رجل من الصحابۃ والبخاری بمعناہ عن[۵] انس وعن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الکبیر عن[۶] سلمان رضی اللہ تعالٰی عنھم وحدیث[۷] واذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب اخرجہ الدیلمی والامام الاجل القشیری وابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ وحدیث[۸] الدنیا والاٰخرۃ حرام علی اھل اللہ اخرجہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما وحدیث[۹] انزل القراٰن علی سبعۃ احرف لکل حرف منھا ظھر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد مطلع اخرجہ الطبرانی فی اکبر معاجیمہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ وحدیث[۱۰] قولہ عزوجل اعطیھم من حلمی وعلمی اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ وحدیث[۱۱] من زھد فی الدنیا علمہ اللہ بلا تعلم وھداہ بلا ھدایۃ وجعلہ بصیرا وکشف عنہ العمی اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ وحدیث[۱۲] دع عنک معاذا فان اللہ یباھی بہ الملئکۃ قالہ لرجل قال لہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ تعال حتی نؤمن ساعۃ فشکاہ الرجل الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقال اوما نحن بمؤمنین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ذلک اخرجہ سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ وحدیث[۳۱] کان عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعالیٰ نؤمن بربنا ساعۃ فقال ذات یوم لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الاتری الی ابن رواحۃ یرغب عن ایمانک الی ایمان ساعۃ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی یتباھی بہ الملئکۃ رواہ احمد بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعائین فاما احدھما فبثثتہ واما الاٰخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم اخرجہ البخاری وآیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ وآیت وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی وآیت اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ وآیت قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ○ وآیت اٰتَیْنٰہُ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ وآیت قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○ وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا ○ وآیت قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَکَ مِنْہُ ذِکْرًا ○ وآیت فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَہَا قَالَ اَخَرَقْتَہَا لِتُغْرِقَ اَھْلَہَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا ○ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○ وآیت فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَہٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا ○ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○ وآیت قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْہِ صَبْرًا ○ وآیت وَمَا فَعَلْتُہٗ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْہِ صَبْرًا ○ وغیرہ ذٰلک آیات واحادیث سمجھ وال کے لیے علم باطن اور اُس کے رجال ومضائق مجال وحقائق اقوال ودقائق افعال کا پتا دینے کو بہت ہیں ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ○ یا ہذا اس بحر عمیق کے لیے ساحل نہ یہ حضرت اُس کی سیر کے قابل نہ اس معنی سے اصل غرض سائل لہذا فقیر این وآں سے قطع نظر کرکے نفس مرام مسؤل عنہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی نماز میں حضرات غیر مقلدین کی اقتدا کا حکم کیا ہے اور ازانجا کہ اس کی تنقیح اُن کی کشف بعض بدعات پر موقوف لہذا اس بارے میں ایک اجمالی مقدمہ لکھ کر عنان قلم جانب جواب مصروف ہرچند اس باب میں علما متعدد تحریریں کرچکے مگر امید کرتا ہوں کہ بحول اللہ تعالیٰ یہ موجز تحریر کافی وکافل وافی وکامل شافی ونافع صافی وناصح واقع ہو وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق انہ نعم المولی ونعم المعین والحمد للہ رب العالمین ○

مقدمہ فی الکلام الاجمالی علی بدعۃ غیر المقلدین

یا معشر المسلمین یہ فرقہ غیر مقلدین کہ تقلید ائمہ دین کے دشمن اور بیچارہ عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں ائمہ ہدی کو احبار ورہبان ٹھہرائیں سچے مسلمانوں کو کافر ومشرک بنائیں قرآن وحدیث کی آپ سمجھ رکھنا ارشادات ائمہ کو جابجا پرکھنا ہر عامی جاہل کا کام کہیں بے راہ چل کر بیگانہ مچل کر حرام خدا کو حلال کردیں حلال خدا کو حرام کہیں ان کا بدعتی بدمذہب گمراہ بے ادب ضال مضل غوی مبطل ہونا نہایت جلی واظہر بلکہ عندالانصاف یہ طائفہ تالفہ بہت فرق اہل بدعت سے اشر واضر واشنع وافجر کما لا یخفی علی ذی بصر صحیح بخاری شریف میں تعلیقاً اور شرح السنۃ امام بغوی وتہذیب الآثار امام طبری میں موصولاً وارد کہ کان

ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما یری الخوارج شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی اٰیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما خوارج کو بدترین خلق اللہ جانتے کہ اُنھوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اُتریں اٹھا کر مسلمانوں پر رکھ دیں بعینہٖ یہی حالت ان حضرات کی ہے آیۂ کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللہِ کہ کفار اہل کتاب اور اُن کے عمائد وارباب میں اُتری ہمیشہ یہ بیباک لوگ اہل سنت وائمۂ اہل سنت کو اُس کا مصداق بتاتے ہیں علّامہ طاہر پر رحمت ظافرکہ مجمع بحار الانوار میں قول ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نقل کرکے فرماتے ہیں قال المذنب تاب اللہ علیہ واشرا منھم من یجعل اٰیات اللہ فی شرار الیھود علی علماء الامۃ المعصومۃ المرحومۃ طھر اللہ الارض عن رجسھم یعنی ان خارجیوں سے بدتر وہ لوگ ہیں کہ اشرار یہود کے حق میں جو آیتیں اُتریں اُنھیں اُمت محفوظہ مرحومہ کے علما پر ڈھالتے ہیں اللہ تعالٰی زمین کو اُن کی خباثت سے پاک کرے آمین اصل اس گروہ ناحق پژوہ کی نجد سے نکلی صحیح بخاری شریف میں ہے عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال ذکر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللہ وفی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان یعنی حضور پُرنور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا فرمائی الٰہی ہمارے لیے برکت دے ہمارے شام میں الٰہی ہمارے لیے برکت رکھ ہمارے یمن میں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں حضور نے دوبارہ وہی دعا کی الٰہی ہمارے لیے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی ہمارے لیے برکت بخش ہمارے یمن میں صحابہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سنگت شیطان کی) اس خبر صادق مخبر صادق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مطابق عبدالوہاب نجدی کے پسر واتباع نے بحکم آنکہ ؏ پدر اگر نتواند پسر تمام کند۔ تیرھویں صدی میں حرمین طیبین پر خروج کیا اور ناکردنی کاموں ناگفتنی باتوں سے کوئی دقیقہ زلزلۂ وفتنہ کا اُٹھا نہ رکھا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ○ حاصل اُن کے عقائد زائغہ کا یہ تھا کہ عالم میں وہی مشت ذلیل موحد مسلمان ہیں باقی تمام مؤمنین معاذ اللہ مشرک اسی بنا پر اُنھوں نے حرم خدا وحریم مصطفٰے علیہ افضل الصلاۃ والثنا کو عیاذًا باللہ دارالحرب اور وہاں کے سکّانِ کرام ہمسائیگان خدا ورسول کو (خاک بدہان گستاخاں) کافر ومشرک ٹھہرایا اور بنامِ جہاد خروج کرکے لوائے فتنۂ عظمٰی پر شیطنت کبرٰی کا پرچم اُڑایا علّامہ فہامہ خاتمۃ المحققین مولٰنا امین الدین محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے کچھ تذکرہ اس واقعۂ ہائلہ کا فرمایا ردالمحتار حاشیۂ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستبحوا بذلک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومأتین والف یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروانِ عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان اور جو اُن کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں

اس وجہ سے انھوں نے اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح ٹھہرالیا یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے اُن کی شوکت توڑ دی اور اُن کے شہر ویران کیے اور لشکر مسلمین کو اُن پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ ہجری میں) والحمد للہ رب العالمین o **غرض** یہ فتنہ شنیعہ وہاں سے مطرود اور خدا اور رسول کے پاک شہروں سے مدفوع ومردود ہو کر اپنے لیے جگہ ڈھونڈھتا ہی تھا کہ نجد کے ٹیلوں سے اس ارالفتن ہندوستان کی نرم زمین اُسے نظر پڑی آتے ہی یہاں اپنے قدم جمائے بانی فتنہ نے کہ اس مذہب نامہذب کا معلم ثانی ہوا وہی رنگ آہنگ کفر وشرک پکڑا کہ ان معدودے چند کے سوا تمام مسلمان مشرک یہاں یہ طائفہ بحکم اَلَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا خود متفرق ہوگیا ایک فرقہ بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیتا رہا دوسرے نے ع قدم عشق پیشتر بہتر۔ کہہ کر اسے بھی بالائے طاق رکھا چلیے آپس میں چل گئی وہ انھیں گمراہ یہ اُنھیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفت اہلسنت وعداوت اہل حق میں پھر ملۃ واحدۃ ہے ہر چند ان اتباع نے بھی تکفیر مسلمین میں اپنی چلتی گئی نہ کی لیکن پھر کلام الامام امام الکلام ان کے امام وبانی وثانی کو شرک وکفر کی وہ تیز وتند چڑھی کہ مسلمانوں کے مشرک کافر بنانے کو حدیث صحیح مسلم لایذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزی (الی قولہ) یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الٰی دین اٰبائھم مشکوۃ کے باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس سے نقل کرکے بے دھڑک زمانہ موجود پر جمادی جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات وعزٰی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافرہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی) اس حدیث کو نقل کرکے صاف لکھ دیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون o ہوشمند نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ اگر یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر حدیث میں دی ہے تو واجب ہوا کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام ونشان باقی نہ ہو بھلے مانس اب تو اور تیرے ساتھی کدھر بچ کر جاتے ہیں کیا تمھارا طائفہ دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے تم سب بھی اُنھیں شرار الناس وبدترین خلق میں ہوئے جن کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان کا نام نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں مصروف ہیں سچ آیا حدیث مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد کہ حبك الشیئ یعمی ویصم شرک کی محبت نے اس ذی ہوش کو ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا غرض تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ پرائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار ہوجائے اور اُس بیباک چالاک کی **نہایت عیاری** یہ ہے کہ اُسی مشکوۃ کے اُسی باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس میں اسی حدیث مسلم کے برابر متصل بلافصل دوسری حدیث مفصل اسی صحیح مسلم کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے وہ موجود تھی جس سے اس حدیث کے معنے واضح ہوتے اور اُس میں صراحۃً ارشاد ہوا تھا کہ یہ وقت کب آئے گا اور کیونکر آئے گا اور آغاز بت پرستی کا منشا کیا ہوگا وہ حدیث مختصراً یہ ہے **وعن عبداللہ** بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین فیبعث اللہ عیسی بن مریم فیھلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام

فلا یبقی علی وجہ الارض من فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر اوایمان الا قبضتہ حتی لو ان واحدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لایعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لھم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون ما تأمرنا فیامرھم بعبادۃ الاوثان ثم ینفخ فی الصور (رواہ مسلم) یعنی حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں دجال نکل کر چالیس[1] تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالٰی عیسٰی بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ اُسے ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو دل آپس میں عداوت نہ رکھتے ہوں گے اس کے بعد اللہ تعالٰی شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہَوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اُس کی روح قبض کرلے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہَوا وہاں جاکر بھی اُس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے فسق وشہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے سُبک اور ظلم وشدت میں درندوں کی طرح گراں وسخت جو اصلا نہ کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمھیں شرم نہیں آتی یہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ انھیں بُت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد نفخ صور ہوگا) عیار ہوشیار اس حدیث کو الگ بچا گیا کہ یہاں تو سارے مکر کی قلعی کُھلتی اور صاف ظاہر ہوتا کہ حدیث میں جس زمانے کی خبر دی ہے وہ بعد خروج وہلاک دجال وانتقال عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کے آئے گا اُس وقت کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی مسلمان نہ رہے گا جس طرح احمد[19] ومسلم وترمذی کی حدیث میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے آیا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لاتقوم الساعۃ حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ (قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے) اللہ اللہ یہ حدیث بھی مشکوۃ بحوالہ مسلم اسی باب کے شروع میں ہے مزوّر چالاک دلدادہ اشراک برابر کی حدیثیں نقل کرتا تو مسلمانوں کو کافر مشرک کیونکر بناتا اور اس جھوٹے دعوے کی گنجائش کہاں سے پاتا کہ اپنے زمانے کی نسبت کہہ دیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا مسلمان دیکھیں کہ جو عیار صریح واضح متداول حدیثوں میں ایسی معنوی تحریفیں کریں بے پرکی اُڑانے میں اپنے باطنی علم کے بھی کان کتریں جھوٹے مطلب دل سے بنائیں اور انھیں مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مقصود ٹھہرائیں حالانکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متواتر حدیث میں ارشاد فرمائیں من[20] کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے) ایسوں کا مذہب معلوم اور عمل بالحدیث کا مشرب معلوم ؏ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ جب اصول میں یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ فروع مسائل فقہیہ میں حدیثوں کی کیا کچھ گت نہ بناتے ہوں گے پھر دعوٰی یہ ہے کہ ہم تو خیر البریہ یعنی قرآن اور قول خیر البریہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعنی حدیث پر چلتے ہیں سبحٰن اللہ یہ مونھ اور یہ دعوٰی سچ[21] فرمایا خیر البریہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یأتی فی اٰخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفھاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم

[1] راوی نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ چالیس دن فرمایا یا مہینے یا برس انتہی اور دوسری حدیث میں چالیس دن کی تصریح ہے پہلا دن سال بھر کا دوسرا ایک مہینہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن عام دنوں کی طرح رواہ مسلم عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیث طویل ۱۲ منہ

من الرمیۃ لا یجاوز ایمانھم حناجرھم آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ایمان اُن کے گلوں کے نیچے نہ اُترے گا اخرجہ البخاری ومسلم وغیرھما عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ واللفظ للبخاری فی فضائل القراٰن من الجامع الصحیح واقعی یہ لوگ، اُن پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک بقیہ و یادگار ہیں وہی مسئلے وہی دعوے وہی انداز وہی وتیرے خارجیوں کا داب تھا اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین اُنھیں نہایت پابند شرع جانتے پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوٰی عجب دام در سبزہ تھا اور مسلک وہی کہ ہمیں مسلمان ہیں باقی سب مشرک یہی رنگ ان حضرات کے ہیں آپ موحد اور سب مشرکین آپ محمدی اور سب بددین آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں و چناں بزعم خبیث پھر ان کے اکثر مکلبین ظاہری پابندی شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں اہلسنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں ہمارے[22] نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا تحقرون صلاتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم تم اپنی نماز اُن کے آگے حقیر جانو گے اور اپنے روزے اُن کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال اُن کے اعمال کے مقابل) باایں ہمہ ارشاد فرمایا ویقرؤن القراٰن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ان اعمال پر اُن کا یہ حال ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے انھیں ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے قیل ما سیماھم قال سیماھم التحلیق عرض کی گئی یا رسول اللہ اُن کی علامت کیا ہوگی فرمایا سر منڈانا یعنی[1] اُن کے اکثر سر منڈے ہوں گے رواہ البخاری ولیس بعدہ فی الجامع الصحیح الاحدیث واحد بعض احادیث[23] میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کا پتا بتایا مشمری الازار (گھٹنی ازار والے) کما ورد عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کی بیشمار درودیں حضور عالم ماکان ومایکون پر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے بلکہ غلو و بیباکی میں اُن سے بھی آگے ہیں یہ انھیں بھی نہ سوجھی تھی کہ شرک وکفر تمام مسلمین کا دعوٰی اس حدیث صحیح سے ثابت کر دکھاتے جس سے ذی ہوش مذکور نے استدلال کیا ع طرفہ شاگرد کہ میگوید سبق استاد را۔ مگر حضرت حق عزوجل کا حسن انتقام لائق عبرت ہے چاہ کن راچاہ درپیش من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ حدیث سے سند لائے تھے مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے کو اور بحمد اللہ خود اپنے مشرک کافر ہونے کا اقرار کرلیا کہ جب یہ وقت وہی ہے کہ روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں تو یہ مستدل بھی انھیں کافروں میں کا ایک ہے قضی الرجل علی نفسہ اقرار مرد آزار مرد المرء مواخذ باقرارہ مدہوش بیچارہ خود کردہ را علاج نیست میں گرفتار ہوا اور مسلمانوں کو تو خدا کی امان ہے اُن کے لیے اُن کے سچے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سچی بشارت آئی ہے کہ یہ امت مرحومہ ہرگز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی امام احمد[24] مسند اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت فرماتے ہیں اما انھم لا یعبدون شمسا ولا قمرا

[1] ظاہر ہے کہ علامت قوم وہ جو تمام قوم یا اکثر میں ہو ۱۲ منہ

ولاہجرا ولا وثنا ولکن یرأون اعمالھم خبردار ہو بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بُت کو ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کے لیے اعمال کریں گے) اسی لیے جب قیامت آنے کو ہوگی اور شرک محض کا وقت آئے گا ہوا بھیج کر مسلمانوں کو اُٹھالیں گے والحمد ﷲ رب العلمین پھر اہل عرب کے لیے خاص مژدہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ ہرگز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے احمد[25] ومسلم وترمذی حضرت[1] جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطٰن قد یئس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اُسے پوجیں ہاں اُن میں جھگڑے اُٹھانے کی طمع رکھتا ہے) ابویعلی حضرت[26] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان قد یئس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ولکنہ سیرضی منکم بدون ذلك بالمحقرات الحدیث (یعنی شیطان یہ اُمید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بُت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں واصلہ عنہ عند احمد والطبرانی بسند حسن بیہقی حضرت[27] معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تذکیراً اور حضرت[28] عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تقریراً راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرتکم ھذہ ولکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلك (یعنی شیطان کو یہ اُمید نہیں کہ اب تمھارے جزیرے میں اُس کی عبادت ہوگی ہاں اُن اعمال میں اُس کی اطاعت کروگے جنھیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے) امام احمد[29] حضرت عبادہ بن صامت وابودرداء[30] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے معاً راوی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرۃ العرب (بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو) یہ چھ صحابیوں کی حدیثیں ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ہاں انھیں سُن کر مسلمان کہے کہ دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا کفر وشرک جب سے جزیرۂ عرب سے نکلے وہ دن اور آج کا دن پھر اُدھر کا منہ کرنا نصیب نہ ہوا والحمد ﷲ رب العلمین○ پھر خطۂ مبارکہ حجاز یعنی حرمین طیبین اور اُن کے مضافات کے لیے اس سے اجل واعظم بشارت آئی جامع[31] ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور پُرنور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیۃ الی جحرھا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاُرویۃ من الجبل (بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن ومامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو) پھر مدینۂ امینہ کا کہنا ہی کیا ہے کہ وہ تو خاصوں کا خاص اور دین متین کا اول وآخر ملجأ ومناص ہے صلی اللہ تعالٰی علی من جعلھا ھکذا وبارك وسلم اُس کی نسبت بالتخصیص ارشاد ہوا ان[32] الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا (بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف) رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وغیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم **انصاف** کیجیے تو صرف یہی حدیثیں اور اُن کی امثال ان سفہا کے ابطال مذہب میں کافی ووافی وبرہان شافی کہ اگر ان کا مذہب حق ہے تو اہل مدینہ واہل مکہ واہل حجاز واہل عرب واہل تمام بلاد دارالاسلام سب کے سب معاذ اللہ مشرکین بے دین ہیں اور مسلمان صرف یہی

ہند کے چند بے لجام کثیر الحیف یا نجد کے بعض بے مہار بقیۃ السیف انا ﷲ وانا الیہ راجعون ۰ اسی طرح وہ متواتر حدیثیں ان کی مبطل مذہب جن میں ارشاد ہوا کہ اس امتِ مرحومہ کا بڑا حصہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہ ہوگا میں اُن کی وفور کثرت وکمال شہرت کے سبب یہاں اُن کی نقل سے دست کشی کرتا ہوں ان شاء اللہ تعالٰی تحریر جُدا گانہ میں اُن کی شوکت قاہرہ کو جلوہ دیا جائے گا ہر مسلمان اور یہ حضرات خود بھی جانتے ہیں کہ تمام بلادِ اسلامیہ میں امتِ مرحومۂ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کروروں اربوں آدمی بارك الله تعالٰی فیهم وعلیهم اس نئے مذہب سے منزہ وبری ہیں اس کے نام لیوا فقط یہی ذلیل وقلیل مشتے چند ہندی ونجدی ہیں طرفہ یہ کہ اُن کے بعض مکلبین اپنی اس شذوذ وقلت ومخالفت جماعت پر ناز کرتے اور احادیث جماعت وسوادِ اعظم کے مقابل آیۂ ولو اعجبك كثرة الخبيث پڑھتے ہیں یہ کید ان ملاجول نے کہ تمام مذاہب باطلہ کے عطر مجموعہ ہیں حضرات روافض سے اُڑایا وہ اپنی ذلت وقلت کو اپنی حقانیت کی حجت ٹھہراتے اور آیات قرآنیہ میں یوہیں تحریفیں کرکے خواہی نخواہی مدعا پر جماتے ہیں شاہ عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کید یازدہم آنکہ گویند مذہب اثنا عشریہ حق ست زیرا کہ اثنا عشریہ قلیل وذلیل اند واہل سنت کثیر وعزیز وخدائے تعالٰی درحق اہل حق می فرماید وقلیل ماھم ودریں تقریر تحریف کلام اللہ است زیرا کہ حق تعالٰی درحق اصحاب الیمین فرمودہ است ثلة من الاولين وثلة من الاخرين واگر قلت و ذلت موجب حقیت شود باید کہ نواصب وخوارج احق واولی بحق باشند کہ بسیار قلیل وذلیل اند بلکہ حق تعالٰی جابجا ظہور وغلبۂ وتسلط درشان اہل حق می فرماید ودر احادیث جابجا باتباع سوادِ اعظم از امت وموافقت باجماعت تاکید فرمودہ اند اھ ملتقطا لطف یہ ہے کہ اس کے بعد جو شاہ صاحب نے روافض کے حالات اور اُن کی بدمذہبی کے ثمرات لکھے کہ ہیچ ملک ناحیہ را از کفار بدست نیاوردہ دارالاسلام نساختہ بلکہ اگر گاہے ایشاں را ریاست ناحیۂ بدست آمدہ باکفار مداہنہ نمودہ ودار الاسلام را دار الکفر ساختہ اند ہرگاہ در ملکے تشیع رائج شد فتنہ و فساد ونفاق فیما بین فوج فوج باریدہ حالت ہندوستان باید دید وحالت ملک عرب وشام وروم را باد بےباید سنجید اھ ملخصا یہ سب باتیں بھی حرف بحرف اس طائفۂ جدیدہ پر منطبق اوّل تو انھیں نکلے ایسے کئے دن ہوئے تاہم جب سے سر اُبھارا سارا غصہ مسلمانوں ہی پر اُتارا ہمیشہ مسلمانوں کو مشرک کہا مسلمانوں ہی کے قتل وغارت کا حوصلہ رہا آخر کچھ دنوں شوکت بھی پائی فوج وجمعیت بھی ہاتھ آئی پھر کونسا ملک کافروں سے لیا کونسا حملہ مشرکوں پر کیا ہاں خدا ومصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شہروں کو دارالحرب بتایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ماننے والوں کا خون بہایا آدمی کو جب قوت ملتی ہے دل کی دبی بھڑک کر جلتی ہے جن سے غیظ تھا اُنھیں پر ٹوٹے خدا ومصطفٰی کے شہر لُوٹے۔ صلی علیہ اللہ تعالٰی وسیعلم الظالمون ای منقلب ینقلبون جب وہاں ان کا ستارہ لشکر سلطانی نے گرفتار بیت الوبال کیا ان آزاد بلاد نے جہاں نہ کوئی پرسانِ سنت نہ خبر گیرانِ ملت انھیں حبلك على غاربك کہہ کر لیا قدموں کی برکت کہاں جائے جب نجد اُجاڑ کر ہند میں آئے یہاں ان کے دم سے جو فتنہ وفساد پھیلے باہم مسلمانوں میں نفاق وشقاق کے چشمے اُبلے ظاہر وعیاں ہیں کس پر نہاں ہیں خصوصاً اُن شہروں کی تو پوری شامت جن میں اُن کے عمائد کی کثرت کچھ دینِ قدیم سے جھگڑ رہے ہیں کچھ بگڑ گئے کچھ بگڑ رہے ہیں باپ سُنّی ذریت وہابی شوہر سُنّی عورت وہابی گھر گھر فتنے آئے دن فساد عیش منغص چین برباد ابتدا ئہ بانی ثانی نے بھی وہی رنگ جمائے بلاد اسلام دار الکفر ٹھہرائے جس سال نجد میں ان کے اکابر کا قلع قمع ہوا اور پس چکے کہ ۱۲۳۳ھ تھا اُسی

سال سے اُنھوں نے یہاں کے شہروں پر یہ فتویٰ دیا امام الطائفہ نے ترغیب جہاد کے ضمن میں لکھا ہندوستان دریں جزو زمان کہ ۱۲۳۳ھ یک ہزار دوصد وسی وسوم ست اکثرش دارالحرب گردیدہ مگر زمانے نے زیادہ مہلت نہ دی دل کی حسرت دل ہی میں رہی اتباع میں اتنا کوئی نہ ہوا کہ ٹوٹے جگ کو جوڑے ناچار زبان قلم وقلم زبان سے چلے دل کے پھپھولے پھوڑے تکفیر مسلمین اصل مذہب ہے کفر وشرک تو پہلا لقب ہے ان کے بعض دلاوروں نے تصریحیں کی ہیں کہ اہل سنت کفار حربی ہیں اُن کے خون ومال حلال بلکہ اس سے زائد شیطانی اقوال موقع پائیں تو کیا کچھ نہ کر دکھائیں قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ھو المستعان علی کل ذی شر غرض کہیں خوارج کی ہمسنگی کہیں روافض سے ہمرنگی ع مذہب معلوم واہل مذہب معلوم۔ اور شاہ صاحب کے اخیر فقرے تو موتیوں میں تولنے کے قابل کہ حالت ہندوستان باید دید وحالت ملک عرب وشام وروم را بادے باید سنجید واقعی دیکھیے یہاں ان کی آزادی وبے قیدی سے مذہب حق پر کتنا ضرر ہے اور وہاں جو عام بلاد میں ان کا نشان نہیں اور نجد میں جو بقیۃ السیف رہے اُن میں سر اُٹھانے کی جان نہیں دین متین کس قوت پر ہے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ ان صاحبوں سے پوچھیے آپ بھی شاہ صاحب کی طرح یہ عرب وروم وشام کا ہندوستان سے موازنہ مانیں گے یا اُن برکت والے ملکوں کو اس سے بھی بدتر حال میں جانیں گے کہ یہاں آپ کے مذہب کو اشتہار بھی ہے اعلان مشرب کا اختیار بھی ہے اور وہاں تو یہ اعزازِ مذہب جدید کہ نام لیا اور آفت رسید والحمد للہ العلی المجید غرض کہاں تک کہیے کلام طویل اور فرصت قلیل عرب وعجم کے علمائے اہلسنت شکر اللہ تعالٰی مساعیہم الجمیلہ نے بکرّات ومرّات اس طائفہ تالفہ کے رد بلیغ فرمائے اور فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے بھی متعدد فتاوے میں ہر بار کلام تازہ وفوائد جدیدہ بیان میں آئے یہاں سائل کا جس قدر سے سوال ہے اُس کی طرف توجہ کا خیال ہے فاقول مستعینا بالقریب المجیب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ٥

الشروع فی الجواب بتوفیق الملک الوہاب

بلاشبہہ غیر مقلد کے پیچھے نماز مکروہ وممنوع ولازم الاحتراز انھیں باختیار خود امام کرنا تو ہرگز کسی سُنّی محب سنّت وکارہ بدعت کا کام نہیں اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ ہو سُنّی کو چاہیے دوسری جگہ امام صحیح العقیدہ کی اقتدا کرے حتی کہ جمعہ میں بھی جبکہ اور جگہ مل سکے امام محقق ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں یکرہ فی الجمعۃ اذا تعددت اقامتہا فی المصر علی قول محمد المفتی بہ لانہ بسبیل الی التحول اور اگر بمجبوری اُن کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھُلا تو نماز پھیرلے اگرچہ وقت جاتا رہا ہو اگرچہ مدت گزر چکی ہو کما حققہ المولی الفاضل مسیدی امین الدین محمد بن عابدین الشامی رحمہ اللہ تعالٰی فی ردالمحتار فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ اس حکم کو پانچ دلیلوں سے روشن کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق

دلیل اوّل

یہ تو خود واضح اور ہماری تقریر سابق سے لائح کہ طائفہ مذکورہ بدعتی بلکہ بدترین اہل بدعت سے ہے اور فاضل علامہ سیدی احمد

مصری طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ حاشیۂ درمختار میں ناقل من شذ عن جمھور اھل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ فی النار فعلیکم معاشر المؤمنین باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ تعالٰی وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتھم وخذلانہ وسخطہ فی مخالفتھم وھذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاھب اربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمھم اللہ تعالٰی ومن کان خارجا عن ھذہ الاربعۃ فی ھذا الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار یعنی جو شخص جمہور اہل علم وفقہ وسواد اعظم سے جدا ہوجائے وہ ایسی چیز کے ساتھ تنہا ہوجو اُسے دوزخ میں لے جائے گی تو اے گروہ مسلمین تم پر فرقۂ ناجیۂ اہلسنت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اُس کا حافظ و کارساز رہنا موافقت اہلسنت میں ہے اور اُس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا اور دشمن بنانا سنیوں کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ اب چار مذہب میں مجتمع ہے حنفی مالکی شافعی حنبلی اللہ تعالیٰ اُن سب پر رحمت فرمائے اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی جہنمی ہے) علامہ شامی کا ارشاد گزرا کہ انھوں نے ان کے اسلاف نجد کو خارجیوں میں شمار فرمایا۔ یہ اخلاف کہ اصول میں اُن کے مقلد اور فروع میں اعلان بے لگامی سے اُن پر بھی زائد کہ وہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتے تھے یہ اس نام کو بھی سمائے شرک اور اپنے حق میں دشنام سخت جانتے ہیں کیونکر خوارج میں داخل اور اپنے اگلوں سے بڑھ کر گمراہ ومبطل نہ ہوں گے آن صاحبوں سے پہلے بھی ایک فرقہ قیاس واجتہاد کا منکر تھا جنھیں ظاہریہ کہتے ہیں جن کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے لکھا داؤد ظاہری ومتابعانش را از اہلسنت شمردن درچہ مرتبہ از جہل وسفاہت ست الخ۔ مگر وہ بیچارے باایں ہمہ تقلید کو شرک اور مقلدان ائمہ کو مشرک نہ جانتے تھے جب بتصریح شاہ صاحب اُنھیں سُنّی جاننا سخت جہالت وحماقت ہے تو استغفراللہ یہ کہ ضلالت میں اُن سے ہزار قدم آگے کیونکر ممکن کہ بدعتی گمراہ نہ ٹھہریں بالجملہ ان کا مبتدع ہونا اظہر من الشمس وابین من الامس ہے اور اہل بدعت کی نسبت تمام کتب فقہ ومتون وشروح وفتاوے میں صریح تصریحیں موجود کہ اُن کے پیچھے نماز مکروہ اور تحقیق یہ ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے یعنی حرام کی مقارب گناہ کی جالب اعادۂ نماز کی موجب کما اثبتنا علیہ عرش التحقیق بحول ربنا ولی التوفیق فی تحریرلنا مستقل اینق واجبنا فیہ عما یتراای من خلاف ھذا القول التحقیق بقبول اھل التدقیق ولنذکر طرفا من الکلام افادۃ لمزید التوثیق علما فرماتے ہیں نماز اعظم شعائر دین ہے اور مبتدع کی توہین شرعاً واجب اور امامت میں اُس کی توقیر وتعظیم مقصود شرع سے بالکل مجانب طبرانی معجم کبیر[32] میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور بیہقی شعب[33] الایمان میں ابراہیم بن میسرہ مکی سے مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اُس نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد کی) **اقول** وباللہ التوفیق **اوّلاً** ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اُس کے پیرو حضور[34] سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما جعل الامام لیؤتم بہ امام تو اسی لیے مقرر ہوا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وغیرھم عن ام المؤمنین الصدیقۃ وعن[35] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حدیث میں ہے حضور[36] سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا مُدح الفاسق غضب الرب واھتزلذلك العرش جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالٰی غضب فرماتا ہے اور
اُس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے رواہ الامام ابوبکر بن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن انس خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم وابن عدی[38] فی الکامل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما اور امام عبدالعظیم منذری زکی الدین علیہ الرحمۃ الٰی
یوم الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق یا بدعتی کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد نہ کیا جائے
حیث قال الترھیب من قولہ لفاسق اومبتدع یا سیدی ونحوھا من الکلمات الدالۃ علی التعظیم پھر اُس میں حدیث
بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نقل کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتقولوا للمنافق یا سید فانہ ان یکن سیدا
فقد اسخطتم ربکم عزوجل منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمھارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا
رواہ ابوداود والنسائی باسناد صحیح اور حاکم کے لفظ یہ ہیں اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل جب
کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا قلت وھکذا اخرجہ البیھقی فی
شعب الایمان۔ سبحٰن اللہ جب فاسق وبدعتی کی زبانی تعریف اور اُنھیں صرف محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی
ہوتا ہے تو اُسے بحالت اختیار حقیقۃً امام وسردار بنانا اور آپ اُس کے تابع وپیرو بننا معاذاللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا اور بیشک
جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اُس کا ادنٰی درجہ کراہت تحریم ہے ثانیًا ابونعیم حلیہ[39] میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے
راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں) بیہقی[40]
کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلٰوۃ ولاصوما ولاصدقۃ
ولاحجا ولاعمرۃ ولاجھادا ولاصرفا ولاعدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین اللہ تعالٰی کسی بدمذہب کی
نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکاۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال) امام دارقطنی[41]
وابوحاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اھل النار اہل بدعت دوزخیوں کے کُتّے ہیں) اور ان کے سوا بہت حدیثیں بدمذہبوں کی
مذمت شدیدہ میں وارد ہوئیں اور پُرظاہر کہ نماز مقام مناجات وراز اور تمام اعمال صالحہ میں معزز وممتاز ہے کیا نظافت ایمانی گوارا
کرسکتی ہے کہ ایسی جگہ ایسے اشرار کو بلاعذر اپنا پیشوا وسردار کیا جائے جن کے حق میں سگان جہنم وارد ہوا عقل سلیم تو یہی کہتی ہے کہ اگر
اہل بدعت واہوا زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ظاہر ہوتے اُن کے پیچھے نماز سے ممانعت آتی نہ یہ کہ صرف خلاف
اولٰی ہے پڑھ لو تو کچھ مضائقہ نہیں ثالثًا بدعتی مبغوض خدا ہے اور مبغوض خدا سے نفرت ودوری واجب ولہذا قرآن مجید میں ارشاد فرمایا
وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اگر شیطان تجھے بُھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے
پاس نہ بیٹھ) اور اسی لیے احادیث میں فرق باطلہ سے قرب واختلاط کا منع آیا احمد وابوداود[42] وحاکم حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتجالسوا اھل القدر ولاتفاتحوھم قدریوں کے

پاس نہ بیٹھو نہ اُن سے سلام کلام کی ابتدا کرو) عقیلی وابن حبان انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا واصھارا وسیأتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تاکلوھم ولا تناکحوھم بیشک اللہ تعالٰی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے اصحاب و اصہار چُن لیے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انھیں بُرا کہے گی اور انکی شان گھٹائے گی تم اُنکے پاس نہ بیٹھنا نہ اُنکے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہت کرنا جن کے پاس بیٹھنا خدا ورسول کو ناپسند ہو جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُنھیں امام بنانا شرع کیونکر گوارا فرمائے گی والمکروہ تنزیھا سائغ مشروع یجامع الاباحۃ کما نص علیہ العلماء الکرام وذکرنا تحقیقہ فی رسالتنا جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیۃ بلکہ اسی حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں سے ہے فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو) رابعًا ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمّنّ فاجر مؤمنا الا ان یقھرہ بسلطانہ یخاف سیفہ اوسوطہ ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اُس کو بزورِ سلطنت مجبور کردے کہ اُس کی تلوار یا کوڑے کا ڈر ہو) بلکہ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ مکفھرۃ والتمسوا رضا اللہ بسخطھم وتقربوا الی اللہ بالتباعد عنھم اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور اُن سے ترش رو ہو کر ملو اور اللہ کی رضامندی اُن کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی اُن کی دُوری سے چاہو) جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار درجہ بدتر ہیں اُن کی نافرمانی فروع میں ہے ان کی اصول میں وہ گناہ کرتے اور اُسے بُرا جانتے ہیں یہ اُس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اُسے عین حق وہُدی جانتے ہیں وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر یہ گاہ وبے گاہ مصرو متکبر وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحا کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں یہ اتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اُتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلٰی و بالا اور اہل حق وہدایت کو ذلیل و پُرخطا ٹھہراتے ہیں ولہذا حدیث میں ان کی نسبت بدترین خلق وارد ہوا کما روینا اور غنیہ شرح منیہ میں ہے المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانہ فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی ہی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی ہے اور اُس کے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں حاجت نہیں کس کا دل گوارا کرے گا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کُتّا مناجات الٰہی میں اُس کا مقتدا ہو علامہ یوسف چلپی ذخیرۃ العقبٰی فی شرح صدر الشریعۃ العظمٰی میں فرماتے ہیں بدعۃ المبتدع تقضی الی عدم الاقتداء بہ سیما فی اھم الامور ردالمحتار میں ہے المبتدع تکرہ امامتہ بکل حال علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق و مبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں تو اُن کے پیچھے نماز اصلا ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے شرح صغیر منیہ میں فرمایا یکرہ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم وعند مالک لایجوز تقدیمہ وھو روایۃ عن احمد وکذا المبتدع علامہ طحطاوی حاشیۂ درمختار میں فاسق و بدمذہب کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں الکراھۃ فیہ تحریمیۃ علی ما سبق بحر العلوم عبد العلی

لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلیہ فرمایا اما الشیعۃ الذین یفضلون علیا علی الشیخین ولا یطعنون فیہما اصلا کالزیدیۃ فتجوز خلفھم الصلٰوۃ لکن تکرہ کراھۃ شدیدۃ جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو حضرات شیخین پر افضل کہنے سے مخالف اہلسنت ہوئے باقی اُن کی سرکار میں معاذ اللہ گستاخی نہیں کرتے اُن کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی یہ تو اشد مبتدعین جن کی اہلسنت سے مخالفتیں غیر محصور اور محبوبان خدا پر طعن و تشنیع اُن کا دائمی دستور ان کے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیے ہمارے امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا اور اُس کی وجہ یہی فرمائی کہ یہ بدعتی ہیں فی شرح الفقہ الاکبر عن مفتاح السعادۃ عن تلخیص الزاھدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما انہ قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القراٰن لا تصلوا قال ابو یوسف فقلت اما الاول فنعم فانہ لا یقول بقدم القراٰن واما الاٰخر فما بالہ لا یصلی خلفہ قال انہما یتنازعان فی الدین والمنازعۃ فی الدین بدعۃ۔ قال القاری ولعل وجہ ذم الاٰخر حیث اطلق فانہ محدث انزالہ اھ **اقول** لعل الامام اطلع منہ علی انہ یرید المراء لیخجل صاحبہ لا اظہار الحق واللہ تعالٰی اعلم بلکہ محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی نے حضرت امام اعظم وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بدمذہب کے پیچھے نماز اصلا جائز نہیں محقق علام کمال الدین بن الہمام فتح میں فرماتے ہیں روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف ان الصلٰوۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز اُسی میں روایت امام ابو یوسف لا یجوز الاقتداء بالمتکلم وان تکلم بحق کی شرح میں امام ابو جعفر ہندوانی سے نقل کیا یجوز ان یکون مراد ابی یوسف من یناظر فی دقائق علم الکلام انتہی **اقول** المناظرۃ فی دقائقہ لا یزید علی بدعۃ او فسق وعلی کل یفید عدم الجواز خلف المبتدع کما لیس بخاف غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہے لا یجوز خلف المبتدع **اقول** وباللہ التوفیق جواز کبھی بمعنی صحت مستعمل ہوتا ہے تقول البیع عند اذان الجمعۃ یجوز ویکرہ ای یصح ویمنع اور گاہے بمعنی حلت لا یجوز الصلٰوۃ فی الارض المغصوبۃ ای لا تحل وان صحت اگر یہاں معنی اخیر مراد لیں لا سیما جبکہ افعال میں اکثر وہی ہے کما ان الاکثر فی العقود الاول کما صرح بہ فی ردالمحتار وغیرہ تو یہ روایات بھی قول سابق کے منافی نہ ہوں گی کہ مکروہ تحریمی بھی بایں معنی ناجائز ہے ومعلوم ان ابداء الوفاق اولی من ابقاء الخلاف ولذا صرحوا بانہ یوفق بین الروایات مہما امکن کما فی الشامیۃ واللہ تعالٰی اعلم۔

دلیل دوم

غیر مقلدین بدمذہبی کے علاوہ فاسق معلن بیباک مجاہر بھی ہیں اور فاسق متہتک کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کما اثبتناہ فی تحریرنا ذالک **اقول** وبہ یحصل التوفیق واللہ تعالٰی ولی التوفیق دلیل اول میں اس مسئلے پر بعض کلام اور صغیری و طحطاوی کا نص گزرا اور اسی طرف امام علامہ زیلعی نے تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق اور علامہ حسن شرنبلالی نے شرح نور الایضاح اور علامہ ابو السعود نے حاشیۂ مراقی الفلاح میں اشارہ فرمایا اور یہی فتاوی حجہ کا مفاد اور تعلیل مشائخ کرام سے مستفاد یہاں تک کہ علما نے تصریح فرمائی اگر غلام یا گنوار یا حرامی یا اندھا علم میں افضل ہوں تو اُنھیں کو امام کیا چاہیے مگر فاسق اگرچہ سب سے زیادہ علم والا ہو امام نہ کیا جائے کہ امامت میں اُس کی عظمت اور وہ شرعا

مستحق اہانت محض امداد الفتاح میں ہے کرہ امامۃ الفاسق العالم لعدم اھتمامہ بالدین فتجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ واذا تعذر منعہ ینتقل عنہ الی غیر مسجدہ للجمعۃ وغیرھا سیدی احمد مصری اُس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں قولہ فتجب اھانتہ شرعا فلا یعظمہ بتقدیمہ للامامۃ) تبع فیہ الزیلعی ومفادہ کون الکراھۃ فی الفاسق تحریمیۃ اور حاشیہ شرح علائی میں فرماتے ہیں اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا ومفادہ ھذا کراھۃ التحریم فی تقدیمہ الخ ابو السعود انتہی علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں العالم اولی بالتقدیم اذا کان یجتنب الفواحش وان کان غیرہ اورع منہ ذکرہ فی المحیط ولو استویا فی العلم والصلاح واحدھما اقرء فقدموا الاخر اساؤا ولا یأثمون فالاساءۃ لترک السنۃ وعدم الاثم لعدم ترک الواجب لانھم قدموا رجلا صالحا کذا فی فتاوی الحجۃ وفیہ اشارۃ الی انھم لوقدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لعدم اعتنائہ بامور دینہ وتساھلہ فی الاتیان بلوازمہ فلا یبعد منہ الاخلال ببعض شروط الصلاۃ وفعل ما ینافیھا بل ھو الغالب بالنظر الی فسقہ ولذا لم تجز الصلاۃ خلفہ اصلا عند مالک وروایۃ عن احمد الخ رہا یہ کہ غیر مقلدین فساق مجاہر کیونکر ہیں یہ خود واضح و بیّن کون نہیں جانتا کہ ان کے اکابر اصاغر عموماً دوامًا ائمۂ شریعت وعلمائے ملت واولیائے امت رحمہم اللہ تعالٰی کے طعن و توہین میں گزارتے ہیں اور عام مسلمین کی سب وشتم تو ان کا وظیفۂ ہر ساعت ہے جس نے جانا اُس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب ان کے رسائل دیکھے باتیں سُنے خصوصًا اُس وقت کے بچے خدا نہ سنوائے جب یہ باہم تنہا ہوتے اور اذا خلوا کا وقت پاکر آپس میں کھلتے ہیں یا بعض اہل حق نے جو اپنی تصانیف میں ان کے کلمات ان کی توالیف سے نقل کیے وہی دیکھیے فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ اُن ہفوات مغضوبہ کا زبان قلم پر لانا پسند نہیں کرتا ورنہ نقل کرلاتا تو اُن میں **فسق اول** سب ودشنام اہل اسلام ہے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث مشہور میں فرماتے ہیں سباب المسلم فسوق مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے اخرجہ[46] احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم **عن** ابن مسعود والطبرانی[47] فی الکبیر عنہ **وعن** عبداللہ بن مغفل **وعن** عمرو بن[48] النعمن بن مقرن[49] وابن ماجۃ **وعن** ابی ہریرۃ **وعن** سعد[50] بن ابی وقاص والدارقطنی[51] فی الافراد **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **فسق دوم** طعن علما طبرانی کبیر میں بسند حسن ابو امامہ[52] رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لا یستخف بھم الامنافق ذوالشیبۃ فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق ایک[1] وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا دوسرا[2] ذی علم تیسرا[3] امام عادل) احمد[53] بسند حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا میری امت سے نہیں جو ہمارے بڑے کی تعظیم اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے مسند الفردوس[54] میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں العالم سلطان اللہ فی الارض فمن وقع فیہ فقد ھلک عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں تو جو اُس کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہوجائے) والعیاذ باللہ تعالٰی **فسق سوم** عداوت عامہ اہل عرب وحجاز انھیں جو تعصب اُن کے ساتھ ہے یہی خوب جانتے ہیں قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم

اکبر اور اس کی وجہ مخالفت مذہبی کے علاوہ بار بار بتکرار علمائے عرب کے فتاوے ان کی تضلیل و تذلیل میں آنا اور بکرات و مرات ان کے ہم مذہبوں کا وہاں ذلتیں اور سزائیں پانا جس کی حکایات خواص وعوام میں مشہور و مذکور کچھ مدت ہوئی کہ ان کے پانچ مکلب مجاہر بنام مہاجر وہاں رہے اور اپنے دام بچھانے چاہے حال کھلتے ہی تعزیر پاکر نکالے گئے جس پر ان کے ہمدردوں نے کہا کہ اہل حرمین نے مہاجروں کو نکال کر معاذاللہ سواد الوجہ فی الدارین حاصل کیا حالانکہ علاوہ اور باتوں کے اُن سفیہان گستاخ نے یہ بھی نہ جانا کہ دارالاسلام سے دارالاسلام کو جانا مہاجرت نہیں یہ صورت مجاورت ہے اور مجاورت خود مکروہ تحریمی مگرا فراد اولیاء اللہ کے لیے کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ تو وہ جہال مدعیان فضل وکمال اس فعل میں بھی آثم تھے خصوصًا جبکہ وہاں جاکر اشاعت بدعات چاہی اللہ تعالٰی فرماتا ہے وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ جو مکۂ معظمہ میں براہ ظلم کسی بے اعتدالی کا ارادہ کرے گا اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے) اور یہ تو ابھی کی بات ہے کہ ان کے امام العصر جنھیں یہ حضرات شیخ الکل فی الکل کہا کرتے ہیں بخوف مسلمانان عرب کمشنران دہلی وبمبئی کی چٹھیاں لے کر حج کو گئے وہاں جو گزری اُنھیں سے پوچھ دیکھئے اگر ایمان سے کہیں ورنہ صدہا حاضرین وناظرین موجود ہیں اور خود مکۂ معظمہ کے چھپے ہوئے اشتہار شہروں شہروں شہرت پاچکے غرض کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ان کو تمام عمائد وعلمائے عرب وحجاز سے سخت بغض وعداوت ہے اور طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں بغض العرب نفاق جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے **فسق چہارم** پھر یہ عداوت منجر بسب ودشنام ہوتی ہے جس کی ایک نظیر ہم اوپر لکھ چکے اور بیہقی[55] شعب الایمان میں حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من سب العرب فاولئك هم المشرکون جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں **فسق پنجم** مدینہ طیبہ کو جزیرۂ عرب پر جس قدر فضیلت ہے اُسی قدر ان کی عداوت وبدخواہی کو اہل مدینہ کے ساتھ زیادت ہے اور حضور سید[57] عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یکید اهل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ بد اندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں اخرجه الشیخان عن سعد بن مالك رضی الله تعالٰی عنه[58] اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من اراد اهل المدینة بسوء اذابه الله کما یذوب الملح فی الماء جو اہل مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا بُرا ارادہ کرے اللہ تعالٰی اُسے ایسا گلادے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اخرجه احمد ومسلم وابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه دوسری[59] حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی اهل المدینة اٰذاه الله وعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لایقبل منه صرف ولا عدل جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اُسے مصیبت میں ڈالے اور اُس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالٰی نہ اُس کا نفل قبول کرے نہ فرض اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما اگر یہ حضرات ان امور سے انکار کریں تو کیا مضائقہ اُن سے کہیے تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم ہم اور تم سب مل کر تحریر کردیں کہ مسائل مذہبی میں جو مسلک علمائے حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کا ہے فریقین کو مقبول ہوگا اگر بے تکلف اس پر راضی ہوجائیں فبہا ورنہ جان لیجیے کہ یہ قطعًا اہل حرمین کے مخالف مذہب اور سنیان ہند وغیرہ کے مثل اُن پاک مبارک شہروں کے علما کو بھی معاذاللہ مشرک وگمراہ وبددین جانتے ہیں پھر عداوت وبدخواہی نہ ہونا کیا معنے اور خود ان سے پوچھنے کی حاجت

کیا ہے علمائے حرمین حفظہم اللہ تعالیٰ کے فتاوے ان صاحبوں کے رد میں بکثرت موجود انھیں سے حال کھل جائے گا کہ مخالفانِ مذہب میں جیسا ایک دوسرے کو کہتا ہے دوسرا بھی اُس کی نسبت وہی گمان رکھتا ہے عداوت ہو خواہ محبت دونوں ہی طرف سے ہوتی ہے جب وہ اکابر ان کے عمائد کو لکھ چکے کہ اُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ تو کیونکر معقول کہ یہ ان کے دشمن نہ ہوں آخر نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے امن وامان والی حرمین کو اپنے لیے محل خوف وخطر سمجھا اور کمشنر دہلی وبمبئی کی چٹھیوں کو سپر دلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فسق ششم عداوت اولیائے کرام قدست اسرارہم جس کی تفصیل کو دفتر درکار جس نے ان کے اصول وفروع پر نظر کی ہے وہ خوب جانتا ہے کہ ان کی بنائے مذہب محبوبانِ خدا کے نہ ماننے اور اُن کی محبت وتعظیم کو جہاں تک بن پڑے گھٹانے مٹانے پر ہے یہاں تک کہ ان کے بانی مذہب نے تصریح کردی کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے انتہی اور چوڑھے چمار اور ناکارے لوگ تو نوک زبان پر ہے خود حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت صاف کہہ دیا کہ وہ بھی مرکر مٹی میں مل گئے اشد مقت اللہ علی کل من عادی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علی رسولہ واٰلہ وبارك وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو اُن کے لیے دُکھ کی مار ہے) اور فرماتا ہے لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ اللہ نے اُن پر لعنت کی دُنیا وآخرت میں اور اُن کے لیے تیار رکھا ہے ذلت کا عذاب) سبحٰن اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ارشاد فرمائیں ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام کیا ہے اخرجہ احمد وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وابونعیم کلھم عن اوس بن ابی اوس الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کلمہ روح القدس لم یؤذن للارض ان تأکل من لحمہ جس سے جبریل نے کلام کیا زمین کو اجازت نہیں کہ اُس کے گوشت پاک میں کچھ تصرف کرے اخرجہ الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ وابن زبالۃ عن الحسن مرسلا امام ابوالعالیہ تابعی نے کہا ان لحوم الانبیاء لاتبلیھا الارض ولا تأکلھا السباع انبیا کا گوشت زمین نہیں گلاتی نہ درندے گستاخی کرسکیں اخرجہ الزبیر والبیھقی اور رب العالمین جل مجدہ اُن کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد فرمائے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ جو خدا کی راہ میں مارے گئے اُنھیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمھیں خبر نہیں) اور فرمائے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ خبردار شہیدوں کو مُردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں شاد شاد ہیں) اور ایک سفیہ مغرور محبوبانِ خدا سے نفور خود حضور پُر نور اکرم المحبوبین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وہ ناپاک الفاظ کہے اور وہ بھی یوں کہ معاذ اللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرائے کہ یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ مرکر مٹی میں ملنے کا مزا الگ کھلے گا اور یہ جُدا پوچھا جائے گا کہ حدیث کے کون سے لفظ میں اس ناپاک معنی کی بو تھی جو تو نے یعنی کہہ کر محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کیا حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پرلا سرا اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ بھلا جب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ ہیں تو اولیائے کرام کا کیا ذکر ہے اور حضرت[۶۳] حق عزجلالہ فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اُس سے لڑائی کا اخرجہ الامام البخاری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ عزوجل اور حضور[۶۴] پُرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عادی اولیاء اللہ فقد بادز اللہ بالمحاربۃ جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سرمیدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا اخرجہ ابن ماجۃ والحاکم والبیھقی فی الزھد عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الحاکم صحیح ولا علۃ لہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی سچی محبت پر دُنیا سے اُٹھائے اٰمین بجاھھم عندک یا ارحم الراحمین یامن احبھم فامرنا بحبھم حببھم الینا وحببنا الیھم بحبنا ایاھم یا اکرم الاکرمین اٰمین اٰمین فسق ہا مفتم ہم اوپر بیان کر آئے کہ ان کا خلاصۂ مذہب یہ ہے کہ گنتی کے ڈھائی آدمی ناجی باقی تمام مسلمین شرک میں پڑکر ہلاک ہو گئے اور حضور[۶۵] سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمعت الرجل یقول ھلک الناس فھو اھلکھم جب تو کسی کو یوں کہتے سُنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے اخرجہ احمد والبخاری فی الادب ومسلم وابوداود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث سے ثابت ہوا کہ حقیقۃً یہی لوگ جو ناحق مسلمانوں کو چنیں وچناں کہتے ہیں خود ہلاک عظیم کے مستحق ہیں اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فھل يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ کون ہلاک ہوا سوا فاسق لوگوں کے) پھر ان کے اشد الفاسقین سے ہونے میں کیا شبہہ ہے والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالیٰ پھر ستم برستم یہ کہ وہ ان محرمات کا صرف ارتکاب ہی نہیں کرتے اُنھیں حلال ومباحات بلکہ افضل حسنات بلکہ اہم واجبات سمجھتے ہیں ہیہات اگر تاویل کا قدم درمیان نہ ہوتا تو کیا کچھ ان کے بارے میں کہنا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے یہ دین پر استقلال اور کلمۂ طیبہ کا ادب واجلال بمنہ وکرمہ ہم اہل سنت ہی کو عطا فرمایا ہے کہ بدمذہبان گمراہ ہماری تکفیریں کریں ہم پاسِ کلمہ سے قدم باہر نہ دھریں وہ ہر وقت اس فکر میں کہ کسی طرح ہم کو مشرک بنائیں ہم ہمیشہ اس خیال میں کہ جہاں تک ممکن ہو اُنھیں مسلمان ہی بتائیں۔ جیسے وہ بھولی اونٹنی جس کے پیچھے ہری ببولیں رہیں اور اُن میں شیر اور آگے صاف میدان بھرا آباد شہر وہ ببولوں کی ہریالی پر مہاریں تڑاتی اور پلٹی جاتی ہے کہ خود بھی ہلاک ہو اور سوار کو بھی مہلکہ میں ڈالے سوار مہمیزیں کرتا تازیانے لگاتا آگے بڑھاتا ہے کہ آپ بھی نجات پائے اللہ اُسے بھی بچالے ؎

ھوی ناقتی خلفی وقدامی الھوی وانی وایاھا لمختلفان

منصف کے نزدیک اتنی ہی بات سے اہل حق ومبطلین کا فرق ظاہر والحمد للہ رب العلمین ○ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ○ تنبیہ عبارت مذکورۂ غنیہ دیکھ کر بعض اذہان میں یہ خیال گزر سکتا ہے کہ طائفہ غیر مقلدین اگرچہ ان فسقیات کے عادی ہیں مگر وہ انھیں فسق جان کر نہیں کرتے بلکہ اپنے زعم میں کار ثواب وعین صواب سمجھتے ہیں یہ اُن کی فہم کی کجی اور مذہب کی بدی ہے اس سے وہ بیبا کی ثابت نہ ہوئی جس کی بنا پر امامت فاسق ممنوع ہوئی تھی کہ جب اُسے دین کا اہتمام نہیں تو کیا عجب کہ بے وضو نماز پڑھائے یا شرائط نماز سے کوئی اور شرط چھوڑ جائے **اقول** منع امامت فاسق صرف اسی پر مبنی نہ تھا بلکہ اُس کی بڑی علت وہ تھی کہ تقدیم میں عظمت اور فاسق شرعاً مستحق اہانت یہ بہرحال موجود بلکہ عیوب وذنوب کو صواب وثواب جاننے میں اور زیادہ

شدید الورود کہ اُس سے فسق ہزار چند ہوجاتا ہے تو اُسی قدر استحقاق اہانت ترقی پائے گا اور اس کی ترقی پر اُتنا ہی شناعت امامت میں جوش آئے گا معہذا جس نے تجربہ کیا ہے اُس سے پوچھیے کہ دنیا درکنار خاص امور دین میں اصاغر بالائے طاق ان کے اکابر ومعتمدین میں جو شنیع بیباکیاں عظیم سفاکیاں پھیل رہی ہیں خدا نہ کرے کہ کسی فاسق سے فاسق کو بھی اُن کی ہَوا لگے کیا نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے اپنے مُہری فتوے میں دودھ کے چچا کو بھتیجی دلائی گئی نہ جانا کہ اُن کے رشید شاگرد نے مطبوعہ رسالے میں حقیقی پھوپھی تک حلال بتائی گیا نہ سُنا کہ دوسرے شاگرد نے سوتیلی خالہ کو بھانجے کے حق میں مباح کردیا اور اُس آفت کے فتوے سے استاذ صاحب نے اپنی مُہر کا نکاح کردیا پھر امام العصر کا اُجرت لے کر مسائل لکھنا ایک ہی مقدمہ میں مدعی مدعا علیہ دونوں کے پاس حضرت کا فتوی ہونا کیسی اعلٰی درجے کی دیانت ہے ان سب وقائع کی تفصیل بعض احباب فقیر نے رسالۂ سیف المصطفٰی علی ادیان الافترا[۱۲۹۹ھ] و رسالہ نشاط السکین علی حلوق البقر السمین[۱۳۰۳ھ] میں ذکر کی پھر بات بنانے کو احیا و اموات پر ہزاروں افترا و بہتان کرنا فرضی کتابوں سے سند لانا خیالی عالموں کے نام گڑھ لینا نقل عبارت میں قطع برید کرنا جرح محدثین کو نسب بدل لینا احادیث واقوال کے غلط حوالے دینا اور ان کے سوا دیدہ ودانستہ ہزاروں قسم کی عیاریاں ان کے عمائد ومتکلمین اپنی مذہبی تصانیف میں کر گزرے زکیں کھائیں الزام اُٹھائے اور باز نہ آئے رسالہ سیف المصطفٰی انھیں امور کے بیان واظہار میں تالیف ہوا جس میں عزیزم مؤلف حفظہ اللہ نے اکابر طائفہ کی ایک سو ساٹھ[۱۶۰] دانتوں کو جلوہ دیا پھر کون گمان کرسکتا ہے کہ جرأت وجسارت میں ان کا پایا کسی فاسق سے گھٹا ہوا ہے معہذا آزما لیجیے کہ یہ حضرات جس مسئلہ میں خلاف کریں گے آرام نفس ہی کی طرف کریں گے کبھی وہ مذہب ان کے نزدیک راجح نہ ہوا جس میں ذرا مشقت کا پلّہ جھکا تراویح میں ۲۰ رکعت چھوڑیں تو ۳۶ کی طرف نہ گئے جو امام مالک سے مروی نہ چالیس لیں جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول اور امام اسحٰق بن راہویہ واہل مدینہ کا مذہب تھا آٹھ پر گرے کہ آرام کا سبب تھا اور ان کے بعض مسائل کا نمونہ ان شاء اللہ تعالٰی عنقریب آتا ہے مسلما نو جب بیباکی وہ ہے کہ جو چاہا کہہ دیا نہ قرآن سے غرض نہ حدیث سے کام اجماع ائمہ تو کس چیز کا نام ادھر آرام طلبی کا جوش تام تو کیا عجب کہ بےغسل یا بے وضو نماز جائز کرلیں خصوصاً جبکہ موسم سرما ہو اور پانی ٹھنڈا آخر یہ پھوپھی بھتیجی خالہ کی حلت سے عجب تر نہ ہوگا سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اذا لم تستحی فاصنع ماشئت ع آنرا کہ حیا نیست از وہیچ عجب نیست ؛ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

دلیل سوم

اس کی تقریر میں اوّلاً یہ سُنیے کہ ان حضرات کی فقہی مسائل متعلقۂ نماز وطہارت جو انھوں نے خود اپنی تصانیف میں لکھے کیا کیا ہیں اور وہ علی الاطلاق مذاہب راشدہ یا خاص مذہب حنفیہ سے کتنے جُدا ہیں محبنا مولوی وصی احمد صاحب سورتی سلمہ اللہ تعالٰی نے فتوائے جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد میں عقائد غیر مقلدین نقل کرکے اُن کے بعض عملیات بھی تلخیص کیے ہیں یہاں اُسی کے چند کلمات بطور التقاط لکھنا کافی سمجھتا ہوں مسئلہ (۱) پانی کتنا ہی کم ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے نواب صدیق حسن خاں بہادر شوہر ریاست بھوپال نے طریقۂ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ مصنفہ قاضی

شوکانی ظاہری المذہب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۶ و ۷ پر اس کی تصریح کی اس کتاب پر مولوی نذیر حسین صاحب نے مہر کی اور لکھا اس پر موحدین بے دھڑک عمل کریں اور دیباچے میں خود نواب مترجم لکھتے ہیں متبع سنت اس پر آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد اور بی بیوں کو پڑھائے اور یہی مضمون فتح المغیث مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۵ میں ہے یہ وہی کتاب طریقہ محمدیہ ہے جس کا نام بدل کر نواب بھوپال نے دوبارہ وسہ بارہ بھوپال اور لاہور میں چھپوایا اس مسئلے کا مطلب یہ ہوا کہ کواں تو بڑی چیز ہے اگر پاؤ بھر پانی میں دو تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجیے پاک رہے گا مزے سے وضو کیجیے نماز پڑھیے کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ (۲) اُسی فتح المغیث کے صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۷ میں ہے نجاست گوہ اور موت ہے آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے شیرخوار کا اور لعاب ہے کتے کا اور لینڈ بھی اور خون بھی حیض ونفاس کا اور گوشت ہے سوّر کا اور جو اس کے سوا ہے اُس میں اختلاف ہے اور اصل اشیا میں پاکی ہے اور نہیں جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جس کے معارض کوئی دوسری نقل نہ ہو۔ یہاں صاف صاف نجاست کو ان سات چیزوں میں حصر کردیا باقی تمام اشیا کو اصل طہارت پر جاری کیا جب تک نقل صحیح غیر معارض وارد نہ ہو میں کہتا ہوں اب مثلاً اگر کوئی غیر مقلد مرغی کے گوہ یا سوّر کے موت یا کتے کی منی سے اپنے چہرۂ و ریش و بروت و جامہ پر عطر و گلاب افشانی فرماکر نماز پڑھ لے یا یہ چیزیں کیسی ہی کثرت سے پانی میں مل جائیں اگرچہ رنگ و مزہ و بُو کو بدل دیں اور غیر مقلد صاحب اُس سے وضو کریں اصلا حرج نہیں کہ آخر جامۂ بدن پر کوئی نجاست نہیں نہ پانی کے اوصاف کسی نجس نے بدلے پھر کیا مضائقہ ہے سب مباح وروا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ثم اقول آیہ کریمہ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ الآیہ سند کافی موجود اور جس طرح نجاست بے نقل صحیح غیر معارض ثابت نہیں ہوسکتی اور اصل اشیا میں طہارت ہے یوہیں حرمت کا ثبوت بھی بے اس کے نہ ہوگا اور اصل اشیا میں اباحت تو غیر مقلد کو اُن چیزوں کے نوش جان کرنے میں کیا مضائقہ ہے ع گر بر تو حلال ست حلالت بادا مسئلہ (۳) نواب موصوف روضۂ ندیہ کے صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں شراب و مُردار وخون کی حرمت اُن کی نجاست پر دلیل نہیں جو انھیں ناپاک بتائے دلیل پیش کرے اھ ملخصاً مترجماً میں کہتا ہوں شاعر بھولا کہ ناحق خلاف شرع پینے کا لفظ بولا اگر یہ مسئلہ سنتا یوں کہتا ؎

چھوتا نہیں شراب کبھی بے وضو کیے   قالب میں میرے روح کسی پارسا کی ہے

جس میں شریعت جدیدہ کا خلاف بھی نہ ہوتا اور زیادت مبالغہ سے حسن شعر بھی بڑھ جاتا کہ پیتا نہیں سے چھوتا نہیں میں کہیں زیادہ مبالغہ ہے مسئلہ (۴) نواب صاحب اپنے صاحبزادہ کے نام سے نہج المقبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال کے صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں شستن منی از برائے استقذار بودہ است نہ بنا بر نجاست و بر نجاست خمر و دیگر مسکرات دلیلے کہ صالح تمسک باشد موجود نیست و اصل در ہمہ چیز ہا طہارت ست و در نجاست لحم خوک خلاف ست ودم مسفوح حرام ست نہ نجس اھ ملخصاً مسئلہ (۵) اُسی فتح المغیث کے صفحہ ۶ پر ہے کافی ہے مسح کرنا پگڑی پر یعنی وضو میں سر کا مسح نہ کیجیے پگڑی پر ہاتھ پھیر لیجیے وضو ہوگیا اگرچہ قرآن عظیم فرمایا کرے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اپنے سروں کا مسح کرو۔ مسئلہ (۶) مولوی محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین ہدایت قلوب قاسیہ کے صفحہ ۳۶ میں لکھتے ہیں جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اُس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے۔ مسئلہ (۷) فتاوے ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعہ دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۲ میں ہے وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے انھوں نے پاؤں کے مسئلے میں رافضیوں سے

بھی آگے قدم رکھا وہ بیچارے بھی صرف جواز مانتے ہیں نہ افتراض واللہ المستعان علی شر الرفاض وقوم شرٌ من الرفاض **ثانیاً** خیال کیجیے کہ انھیں اہلسنت کے ساتھ کس درجہ تعصّب ہے اور تعصّب وہ شے ہے کہ خواہی نخواہی آدمی نیش عقرب ہو کر بتقاضائے طبع ایذا و اضرار پر کمر کستا ہے اور جہاں تک بن پڑے شقاق و خلاف کو دوست رکھتا ہے اگر علانیہ نہ ہوسکے تو خفیہ ہی کوئی بات کر گزرے اور آپ ہی آپ دل میں ہنس لے جہاں روافض کی حکایات مشہور ہیں کہ اُن کی مجالس مرثیہ میں جو جاہل سُنّی جابیٹھے اُنھوں نے قلتین کے چھینٹے شربت میں ملائے بعض اشقیا نے اسمائے طیبہ پرچوں پر لکھ کر فرش کے نیچے رکھ دیے کہ سُنّی بیٹھیں تو پاؤں کے نیچے آئیں اگرچہ نادانستہ ہی سہی پھر جہاں ایسا موقع ہاتھ لگا کہ کوئی خاص چیز کسی مہمان یا حاجتمند سُنّی ناواقف کے کھانے پینے کو پیش کی ظاہری تکلف حد سے گزرا اور بعض نجاسات قطعیہ سے آلودہ کردی یہ سب شاخیں تعصب کی ہیں پھر حضرات غیر مقلدین کا تعصب اُن روافض سے کم نہیں بلکہ زائد ہے کہ یہ دشمن تازہ ہیں اور ان کے حوصلوں کی نئی اُٹھان ہے اب ان کی بیباکی وجرأت ومسائل مساہلت وشدت عداوت دیکھ کر نہ صرف احتمال قوی بلکہ ظن غالب ہوتا ہے کہ اگر یہ امام کیے جائیں ضرور اپنے اُن بعض مسائل مذکورہ پر عمل کریں گے اُنھیں کیا غرض پڑی ہے کہ مذہب مقتدیان کی رعایت کرکے ان امور سے باز آئیں اور تعصب برت کر دل ٹھنڈا نہ کریں پھر بعض جگہ غسل وغیرہ کی مشقت اٹھائی ہو وہ نفع میں **ثالثاً** اب یہ غور کیجیے کہ علمائے دین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے اہلحق وہدیٰ کے مذاہب مختلفہ مثلاً باہم حنفیہ وشافعیہ میں ایک کی دوسرے سے اقتدا پر کیا کلام کیا ہے یہ مسئلہ ہمیشہ سے معرکۃ الآرا رہا اور اُس میں تکثر شقوق واختلاف اقوال بشدت ہوا ہمیں یہاں صرف اس صورت سے غرض ہے کہ دوسرے مذہب والا جو نماز وطہارت میں ہمارے مذہب کی مراعات نہ کرے اور خروج عن الخلاف کی پرواہ نہ رکھے اُس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے پہلے اس احتیاط ومراعات کے معنے سمجھ لیجیے بعض باتیں مذاہب راشدہ میں مختلف فیہ ہیں مثلاً فصد وحجامت سے شافعیہ کے نزدیک وضو نہیں جاتا ہمارے نزدیک جاتا رہتا ہے مسّ ذکر ومساس زن سے ہمارے نزدیک نہیں جاتا اُن کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے دو قلہ پانی میں اگر نجاست پڑجائے اُن کے مذہب میں ناپاک[1] نہ ہوگا ہمارے نزدیک ہوجائے گا اُن کے نزدیک ایک بال کا مسح وضو میں کافی ہے ہمارے یہاں ربع سر کا ضرور ہمارے مذہب میں نیت وترتیب وضو میں فرض نہیں اُن کے نزدیک فرض وعلی ہذا القیاس اس قسم کے مسائل میں باجماع ائمہ آدمی کو وہ بات چاہیے جس کے باعث اختلاف علما میں واقع نہ ہو جب تک یہ احتیاط اپنے کسی مکروہ مذہب کی طرف نہ لے جائے تو محتاط شافعی فصد وحجامت سے وضو کرلیتے ہیں اور مسح میں بعض پر قناعت نہیں کرتے اور محتاط حنفی مس ذکر ومساس زن سے وضو کرلیتے ہیں اور ترتیب ونیت نہیں چھوڑتے کہ اگرچہ ہمارے امام نے اس صورت میں وضو واجب نہ کیا منع بھی تو نہ فرمایا پھر نہ کرنے میں ہماری طہارت ایک مذہب پر ہوگی دوسرے پر نہیں اور کرلینے میں بالاتفاق طاہر ہوجائیں گے اور اپنے مذہب میں وضو علی الوضو کا ثواب پائیں گے جو ایسی احتیاط کا خیال نہیں کرتے اور دوسرے مذہب کے خلاف وقوع سے کام نہیں رکھتے جمہور مشائخ کے نزدیک اُن کی اقتدا جائز نہیں کہ صحیح مذہب پر رائے مقتدی کا اعتبار ہے جب اس کی رائے پر خلل طہارت یا اور وجہ سے فساد نماز کا مظنہ ہو یہ کیونکر ایسی نماز پر اپنی نماز بنا کرسکتا ہے خانیہ وخلاصہ وسراجیہ وکفایہ ونظم وبحر الفتاوے وشرح نقایہ ومجمع الانہر وحاشیہ مراقی الفلاح وغیرہا کتب میں اس کی

[1] بشرطیکہ پانی کا کوئی وصف مثلاً بو یا رنگ یا مزہ متغیر نہ ہوجائے ورنہ بالاتفاق ناپاک ہوجائے گا۔ ۱۲ منہ

تصریح فرمائی اور اُسے علامہ سندی پھر علامہ حلبی پھر علامہ شامی نے بہت مشائخ اور علامہ علی قاری نے عامہ مشائخ کرام سے نقل کیا فتاوٰے عالمگیری میں ہے الاقتداء بشافعی المذھب انما یصح اذاکان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضأ من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد ولا یکون متعصبا ولا یتوضأ من الماء الراکد[1] القلیل لیغسل ثوبہ من المنی[2] ویفرك الیابس منہ ویمسح[3] ربع رأسہ ھکذا فی النھایۃ والکفایۃ ولا یتوضأ بالماء القلیل الذی وقعت فیہ النجاسۃ کذا فی فتاوی قاضی خاں ولا بالماء المستعمل ھکذا فی السراجیۃ اھ ملخصا فتاوٰے امام قاضی خاں میں ہے اما الاقتداء بشفعوی المذھب قالوا لا باس بہ اذا لم یکن متعصبا وان یکون متوضأ من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضأ بالماء القلیل الذی وقعت فیہ النجاسۃ اھ ملخصا فتاوٰے امام طاہر بن عبدالرشید بخاری میں ہے الاقتداء بشفعوی المذھب ان لم یکن متعصبا ویکون متوضأ من الخارج من غیر السبیلین ولا یتوضأ بالماء الذی وقعت فیہ النجاسۃ وھو قد رقلتین[4] یجوز اھ ملخصا جامع الرموز میں ہے ھذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شك فی الاحتراز لم یجز الاقتداء مطلقا کما فی النظم فلا باس بہ اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی او ساق الکلام فی مسائل المراعاۃ فجمع واوعی ثم قال) الکل فی بحر الفتاوی شرح ملتقی الابحر میں ہے جواز اقتداء الحنفی بالشافعی اذا کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف علامہ احمد مصری حاشیہ نور الایضاح میں فرماتے ہیں صحۃ الاقتداء اذا کان یحتاط فی مواضع الاختلاف کان یجدد الوضوء بخروج نحو دم وان یمسح رأسہ وان یغسل ثوبہ من منی او یفرکہ اذا جف الخ ردالمحتار میں ہے قال کثیر من المشائخ ان کان عادتہ مراعاۃ موضع الخلاف جاز والا فلا ذکرہ السندی المتقدم ذکرہ ح قلت وھذا بناء علی ان العبرۃ لرأی المقتدی وھو الاصح الخ اُسی میں ہے فی رسالۃ الاھتداء فی الاقتداء لمنلا علی القاری ذھب عامۃ مشائخنا الی الجواز اذا کان یحتاط فی مواضع الخلاف والا فلا اُسی طرح اور کتب میں تصریح ہے بقی ان الشامی نقل عن القاری بعد قولہ المذکور والمعنی انہ یجوز فی المراعی بغیر کراھۃ وفی غیرہ معہا اھ **اقول** وھذا یخالف تصریح الھندیۃ بعدم الصحۃ لکن لا یعکر علیّ لانی انما عبرت بعدم الجواز الشامل للفساد وکراھۃ التحریم فینطبق علی تفسیر القاری وتصریح الھندیۃ جمیعا والذی یظھر لی وارجوان یکون ھو الصواب ان شاء اللہ تعالی ان البطلان انما ھو اذا علم عدم المراعاۃ فی خصوص الصلاۃ کما اختارہ العلامۃ السغناقی وجزم بہ فی وتر الدر وغیرہ والا فالصواب مع القاری فتصح لعدم العلم بالمفسد وتکرہ لکونہ غیر محتاط وان حملت الصحۃ فی کلام الھندیۃ علی الجواز وان کان فیہ بعد فیتوافق القولان ومن الدلیل علی ھذا الحمل ان صاحب الھندیۃ ادخل کلام قاضی خاں تحت مسئلۃ عدم الصحۃ وانما نص الخانیۃ کما سمعت تعلیق نفی البأس بتلك الشرائط فانما یفید بمفھوم المخالفۃ وجود البأس عند عدمھا ووجود البأس لا یستلزم البطلان نعم ھو مساوق لعدم الجواز بمعنی عدم الحل الجامع لکراھۃ التحریم ویؤید ذلك ما نص علیہ العلامۃ الحلبی فی الغنیۃ الاختلاف انما ھو فی الکراھۃ والا فعلی الجواز یعنی الصحۃ الاجماع

---

[1] قلت ای بحیث تقع الغسالۃ فیہ بناء علی نجاسۃ الماء المستعمل ۱۲ منہ [2] قلت ای اذا بلغ حد النفع ۱۲ منہ [3] قلت ای لا یجتزی باقل منہ ۱۲ منہ

[4] قلت الاولی تعبیر غیرہ کالخانیۃ بالقلیل ۱۲ منہ

ثم لایذھبن عنك ان الکراھۃ ھھنا للتحریم اذ ھوالذی یصح تفسیر عدم الجواز بہ کما فعل القاری فافھم وتثبت ھذا ماظھر لی وقد بقی خبایا والعبد الضعیف حقق الکلام فی ھذا المرام فی فتاواہ الملقبۃ بالعطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویۃ وباللہ التوفیق۔ سبحن اللہ جبکہ بے احتیاط شافعی کے پیچھے نماز جمہور ائمہ کے نزدیک ناجائز تو ان مبتدعین تہورین کو اہل حق وہدایت سے کیا نسبت ان کے پیچھے بدرجۂ اولٰی ناجائز وممنوع تر ہونا چاہیے کما لایخفی تنبیہ خانیہ وخلاصہ ونہایہ وکفایہ وبحر الفتاوے وشرح نقایہ وہندیہ کے نصوص سُن چکے کہ متعصب شافعی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور اُس کی تفسیر گزری کہ متعصب وہ[1] جو حنفیہ سے بغض رکھتا ہو اب غور کر لیجیے کہ غیر مقلدین کو نہ صرف حنفیہ بلکہ تمام مقلدین ائمہ دین سے کس قدر بغض شدید وکین مدید ہے خصوصاً جو عنایت حضرات حنفیہ خصھم اللہ بالطاف الحفیہ کے ساتھ ہے بیان سے باہر تو ان روایات پر یہ جُدا گانہ دلیل ہوئی ان کی اقتدا ناجائز ہونے کی لکن قال المحقق فی الفتح لایخفی ان تعصبہ انما یوجب فسقہ اھ اقول قد علمت ان عدم الجواز بمعنی عدم الحل الصادق بکراھۃ التحریم وان الصلاۃ خلف الفاسق مکروھۃ تحریما فان اعید الاشکال بما فی الھندیۃ اعدنا الکلام بما قدمنا وحٓ یؤول ھذا الدلیل الی الدلیل الثانی کما لایخفی وبھذا الحمل تکون الروایات مؤیدات لما حققنا من ان الکراھۃ خلف الفاسق والمبتدع کراھۃ تحریم واللہ سبحٰنہ بکل شیئ علیم۔

دلیل چہارم

حضرت امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جو متکلم ضروریات عقائد کی بحث میں (جن میں لغزش موجب کفر ہوتی ہے) یہ چاہے کہ کسی طرح اُس کا مخالف خطا کر جائے وہ کافر[2] ہے کہ اس نے اُس کا کافر ہونا چاہا اور مسلمان کو مبتلائے کفر چاہنا رضا بالکفر ہے اور رضا بالکفر آپ ہی کفر علما فرماتے ہیں ایسے متکلم کے پیچھے نماز جائز نہیں فتح القدیر میں ہے قال صاحب المجتبی واما قول ابی یوسف لاتجوز الصلاۃ خلف المتکلم فیجوز ان یرید الذی قررہ ابوحنیفۃ حین رأی ابنہ حمادا یناظر فی الکلام فنھاہ فقال رأیتك تناظر فی الکلام وتنھانی فقال کنا نناظر وکان علی رؤسنا الطیر مخافۃ ان یزل صاحبنا وانتم تناظرون وتریدون زلۃ صاحبکم ومن اراد زلۃ صاحبہ فقد اراد ان یکفر فھو قد کفر قبل صاحبہ فھذا ھو الخوض المنھی عنہ وھذا المتکلم لایجوز الاقتداء بہ انتھی جب اُس متکلم کے پیچھے نماز ناجائز ہوئی جس کے انداز سے کفر غیر پر رضا

---

[1] اقول ایسے ہی شافعیہ یا مالکیہ یا حنبلیہ سے بغض رکھنے والا عند من براہ اشد من التعصب کہ اہل حق سے بغض نہ رکھے گا مگر بد مذہب اور بد مذہب کے پیچھے نماز ممنوع ۱۲ منہ سلمہ۔

[2] کافر سے یہ مراد کہ اُس پر کفر کا اندیشہ ہے والعیاذ باللہ تعالٰی فی الخلاصۃ سمعت القاضی الامام (یرید الامام الاجل قاضی خاں) ان اراد تخجیل الخصم یکفر قال: عندی لایکفر ویخشی علیہ الکفر اھ وقال العلامۃ بدر الرشید الحنفی فی رسالتہ فی کلمات الکفر فی المحیط من رضی بکفر نفسہ فقد کفر ای اجماعا وبکفر غیرہ اختلف المشائخ وثم ذکر عن شیخ الاسلام ما حفظ ان لیسطر علی الصدور وحاصلہ انہ انما یکون کفرا اذا کان یستحسنہ ثم قال) وقد عثرنا علی روایۃ ابی حنیفۃ ان الرضاء بکفر الغیر کفر من غیر تفصیل اھ قلت وہی ہذہ الروایۃ التی ذکر فی المجتبی قال العلامۃ القاری بعد نقل ما فی رسالۃ البدر الجواب ان روایۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی اذا کانت مجملۃ او عبارۃ مطلقۃ قلنا ان نفصلہا ونقیدہا علی مقتضی القواعد الحنفیۃ اھ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

نکلتی ہے تو یہ صریح متعصبین جن کا اصل مقصود تکفیر مسلمین دن رات اسی میں ساعی رہیں اور جب تقریراً و تحریراً اُس کی تصریحیں کر چکے اور بکار ہر طرح اپنی ہی بات بالا چاہتا ہے تو قطعاً اُن کی خواہش یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمان کافر ٹھہریں اور شک نہیں کہ اپنے زعم باطل میں اس کی طرف کچھ راہ پائیں تو خوش ہو جائیں اور جب بحمداللہ مسلمانوں کا کفر سے محفوظ ہونا ثابت ہو غم و غصہ کھائیں تو ان کا حکم کس درجہ اشد ہوگا اور ان کی اقتدا کیونکر روا واللہ الہادی الی طریق الهدی۔

دلیل پنجم

یہاں تک تو ان کے بدعت و فسق وغیرہما کی بنا پر کلام تھا مگر ایک امر اور اشد و اعظم ان کے طائفہ تالفہ سے صادر ہوتا ہے جس کی بنا پر ان کے نفس اسلام میں ہزاروں دقتیں ہیں یہاں تک کہ احادیث صریحہ صحیحہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و اقوال جماہیر فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے ان کا صریح کافر ہونا اور نماز کا ان کے پیچھے محض باطل جانا نکلتا ہے وہ کیا یعنی ان کا تقلید کو شرک اور حنفیہ مالکیہ شافعیہ حنبلیہ عمہم اللہ جمیعًا بالطائفۃ العلیہ سب مقلدان ائمہ کو مشرکین بتانا کہ یہ صراحۃً مسلمانوں کو کافر کہنا ہے اور پھر ایک کو نہ دو کو لاکھوں کروروں کو اور پھر آج ہی کل کے نہیں گیارہ سو[1] برس کے عامۂ مومنین کو جن میں بڑے بڑے محبوبان حضرت عزت و ارکین امت و اساطین ملت و حملۂ شریعت و کملائے طریقت تھے رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین ان کے بانی مذہب کے مرجع و مقتدا اور پدر نسب و علم و اقتدا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رسالہ انصاف میں لکھتے ہیں بعد المأتین ظہر بینہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لایعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ (دو صدی کے بعد مسلمانوں میں تقلید شخصی نے ظہور کیا کم کوئی رہا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو) امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی جن کی میزان وغیرہ تصانیف عالیہ سے امام العصر و دیگر کبرائے طائفہ نے جا بجا اسناد کیا اسی میزان میں فرماتے ہیں یجب علی المقلد العمل بالارجح من القولین فی مذہبہ مادام لم یصل الی معرفۃ ہذہ المیزان من طریق الذوق والکشف کما علیہ عمل الناس فی کل عصر بخلاف ما اذا وصل الی مقام الذوق و رأی جمیع اقوال العلماء و وجود علومہم تنفجر من عین الشریعۃ الاولی تبتدئ منہا و تنتہی الیہا فان مثل ہذا لایؤمر بالتعبد بمذہب معین لشہودہ تساوی المذاہب فی الاخذ من عین الشریعۃ اھ ملخصا یعنی مقلد پر واجب ہے کہ خاص اُسی بات پر عمل کرے جو اُس کے مذہب میں راجح ٹھہری ہو ہر زمانے میں علما کا اسی پر عمل رہا ہے البتہ جو ولی اللہ ذوق و معرفت کی راہ سے اُس مقام کشف تک پہنچ جائے کہ شریعت مطہرہ کا پہلا چشمہ جو سب مذاہب ائمۂ مجتہدین کا خزانہ ہے اُسے نظر آنے لگے وہاں پہنچ کر وہ تمام اقوال علما کو مشاہدہ کرے گا کہ ان کے دریا اسی چشمے سے نکلے اور اُسی میں پھر آ کر گرتے ہیں ایسے شخص پر تقلید شخصی لازم نہ کی جائے گی کہ وہ تو آنکھوں دیکھ رہا ہے کہ سب مذاہب چشمۂ اولٰی سے یکساں فیض لے رہے ہیں) یہاں سے ثابت کہ جو پایہ اجتہاد نہ رکھتا ہو نہ کشف و ولایت کے اس رتبۂ عظمٰی تک پہنچا اُس پر تقلید امام معین قطعاً واجب ہے اور اسی پر ہر زمانے میں علما کا عمل رہا یہاں تک امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی نے کتاب مستطاب کیمیائے سعادت میں فرمایا مخالفت صاحب مذہب خود کردن نزد ہیچکس روا نہ باشد سبحن اللہ جب تقلید شخصی معاذاللہ کفر و شرک ٹھہری تو تمہارے نزدیک

[1] اقول وانما اراد الاجماع بعد تقرر المذاهب وظهور التمذهب للائمة باعيانهم اذ هو الصحيح والاضافة بين الناس والاصحاب المذاهب كما لايخفى وعدم الاعتداد فى دعوى الاتفاق بمن شذ وطار كثير مشتهر كما لايخفى على ذى البصر ۱۲ منہ

یہ ہر عصر کے علما اور گیارہ سو۱۱۰۰ برس کے عامۂ مومنین معاذاللہ سب کفار و مشرکین ہوئے نہ سہی آخر اتنا تو اجلی بدیہیات سے ہے جس کا انکار آفتاب کا انکار کہ صدہا برس سے لاکھوں اولیا علما محدثین فقہا عامۂ اہلسنت واصحاب حق و ہدیٰ غاشیۂ تقلید ائمۂ اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم دوش ہمت پر اُٹھائے ہوئے ہیں جسے دیکھو کوئی حنفی کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی یہاں تک کہ فرقۂ ناجیہ اہلسنت وجماعت ان چار مذہب میں منحصر ہوگیا جیسا کہ اُس کی نقل سید علامہ احمد مصری رحمہ اللہ تعالٰی سے شروع دلیل اول میں گزری اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہ معتمدین و مستندین طائفہ سے ہیں تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں اھل السنۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاھب ولم یبق فی الفروع سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ (اہلسنت تین چار قرن کے بعد ان چار مذہب پر منقسم ہوگئے اور فروع میں ان مذاہب اربعہ کے سوا کوئی مذہب باقی نہ رہا) طبقات حنفیہ وطبقات شافعیہ وغیرہما تصانیف علما دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ ان چاروں مذہب کے مقلدین کیسے کیسے ائمہ ہدی واکابر محبوبان خدا گزرے جنھوں نے ہمیشہ اپنے آپ کو مثلاً حنفی یا شافعی کہا اور ہمیشہ اسی لقب سے یاد کیے گئے اور ہمیشہ اپنے ہی مذہب پر فتوے دیے اور ہمیشہ اُسی کی ترویج میں دفتر لکھے یہ سب تو معاذاللہ تمھارے نزدیک چنیں وچناں ہوئے جانے دو عمل نہ سہی قول تو مانوگے اُن جماعات کثیرۂ علماء کو کیا جانو گے جنھوں نے تقلید شخصی کے حکم دیے اور یہی اُن کا مذہب منقول ہوا امام مرشد الانام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں مخالفۃ للمقلّد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین (تمام منتہی فاضلوں کا اجماع ہے کہ مقلد کا اپنے امام مذہب کی مخالفت کرنا شنیع وواجب الانکار ہے) شرح نقایہ میں کشف اصول امام بزدوی سے منقول من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار من کل مذھب ما یھواہ ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا (یعنی جن کے نزدیک مسائل نزاعیہ میں حق متعدد ہے کہ ایک شے جو مثلاً ایک مذہب میں حلال دوسرے میں حرام ہو تو وہ عنداللہ حلال بھی ہے اور حرام بھی وہ تو عامی کو اختیار دیتے ہیں کہ ہر مذہب سے جو چاہے اخذ کرلے یہ مذہب معتزلہ وغیرہم کا ہے اور جو حق کو واحد مانتے ہیں وہ عامی پر امام معین کی تقلید واجب کرتے ہیں یہ مذہب ہمارے علما وغیرہم کا ہے) علامہ زین بن نجیم مصری صاحب بحرالرائق واشباہ وغیرہما رسالہ کبائر وصغائر میں فرماتے ہیں اما الکبائر فقالوا ھی بعد الکفر الزنا واللواطۃ وشرب الخمر ومخالفۃ المقلّد حکم مقلّدہ اھ مختصرا (یعنی کبیرہ گناہ علما نے یوں گنائے کہ عیاذاباللہ سب میں پہلے تو کفر ہے پھر زنا واغلام وشراب خواری اور مقلد کا اپنے امام کی مخالفت کرنا) ملل ونحل میں ہے علماء الفریقین لم یجوزوا ان یاخذ العامی الحنفی الا بمذھب ابی حنیفۃ والعامی الشفعوی الا بمذھب الشافعی (دونوں فریق کے علما یہ جائز نہیں رکھتے کہ عامی حنفی مذہب ابوحنیفہ یا عامی شافعی مذہب شافعی کے سوا دوسرے مذہب پر عمل کرے) شاہ ولی اللہ عقد الجید میں لکھتے ہیں المرجح عند الفقھاء ان العامی المنتسب الی مذھب لہ مذھب فلا تجوز لہ مخالفتہ (فقہا کے نزدیک ترجیح اسے ہے کہ عامی جو ایک مذہب کی طرف انتساب رکھتا ہے وہ مذہب اُس کا ہوچکا اُسے اُس کا خلاف جائز نہیں) اب فرمائیے تمام منتہی فاضل جن سے امام غزالی ناقل کہ ترک تقلید شخصی کو منکر و ناروا بتاتے اکابر ائمہ جن کے قول سے کشف کاشف کہ تقلید امام معین کو واجب ٹھہراتے مشائخ کرام جن کے سحاب کلام سے صاحب بحر مغترف کہ ترک تقلید شخصی کو گناہ کبیرہ کہتے علمائے فریقین وفقہائے عظام جن سے ملل ونحل وشاہ ولی اللہ حاکی کہ تقلید معین کی مخالفت ناجائز رکھتے یہ سب تو معاذاللہ تمھارے طور پر صریح کفار ومشرکین ٹھہرے

اس سے بھی درگزرو اُن ائمہ دین کی خدمات عالیہ میں کیا اعتقاد ہے جنھوں نے خود اپنی تصانیف جلیلہ وکلمات جمیلہ میں وجوب تقلید معین وغیرہ اُن باتوں کی صاف صریح تصریحیں فرمائیں جو تمھارے مذہب پر خالص کفر وشرک ہیں اُن سب کو تو تمام بنام تعیین اسم (خاکِ بدہانِ گستاخاں) معاذاللہ کافر ومشرک کہیے گا یہ موجز رسالہ کو اطلاع اہل حق کے لیے ایک مختصر فتوے ہے جو اپنے منصب یعنی اظہار حکم فقہی کو بنہج احسن ادا کرچکا اور کرتا ہے اس میں اُن اقوال دافرہ ونصوص متکاثرہ کی گنجائش کہاں۔ مگر ان شاء اللہ العظیم توفیق ربانی مساعدت فرمائے تو فقیر ایک جامع رسالہ اس باب میں ترتیب دینے والا ہے جو اُن اقوال کثیرہ سے جملہ صالحہ کو ایک نئے طرز پر جلوہ دے گا اور ان شاء اللہ تعالٰی غیر مقلدین کے اصول مذہبی کو اُن کے مستندین ہی کے کلمات مستندہ سے ایک ایک کرکے مستاصل کرے گا میں یہاں صرف اُن ائمہ دین وعلمائے مستندین کے چند اسما شمار کرتا ہوں جو خاص اپنے ارشادات وتصریحات کے رُو سے مذہب غیر مقلدین پر کافر ومشرک ٹھہرے والعیاذ باللہ رب العالمین اُن میں سے ہیں امام[1] ابوبکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد امام[2] ابن السمعانی امام[3] کیاہراسی امام[4] اجل امام الحرمین امام[5] محمد محمد محمد غزالی امام[6] برہان الدین صاحب ہدایہ امام[7] طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ امام[8] کمال الدین محمد بن الہمام امام[9] علی خواص امام[10] عبدالوہاب شعرانی امام[11] شیخ الاسلام زکریا انصاری امام[12] ابن حجر مکی علامہ[13] ابن کمال باشا صاحب ایضاح واصلاح علامہ[14] علی بن سلطان محمد قاری مکی علامہ[15] شمس الدین محمد شارح نقایہ علامہ[16] زین الدین مصری صاحب بحر علامہ[17] عمر بن نجیم مصری صاحب نہر علامہ[18] محمد بن عبداللہ غزی تمرتاشی صاحب تنویر الابصار علامہ[19] خیرالدین رملی صاحب فتاوٰے خیریہ علامہ[20] سیدی احمد حموی صاحب غمز علامہ[21] محمد بن علی دمشقی صاحب درّ وخزائن علامہ[22] عبدالباقی زرقانی شارح مواہب علامہ[23] برہان الدین ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن حسین حسینی صاحب جواہر اخلاطی علامہ[24] شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی علامہ[25] احمد شریف مصری طحطاوی علامہ[26] آفندی امین الدین محمد شامی صاحب[27] منیہ صاحب[28] سراجیہ صاحب[29] جواہر صاحب[30] مصفٰے صاحب[31] ادب المقال صاحب[32] تاتارخانیہ صاحب[33] مجمع صاحب[34] کشف مؤلفان[35] عالمگیریہ کہ باقرار مؤلف امداد المسلمین پانسو علما تھے یہاں تک کہ جناب[36] شیخ مجدد الف ثانی شاہ[37] ولی اللہ شاہ[38] عبدالعزیز صاحب قاضی[39] ثناء اللہ پانی پتی حتی کہ خود میاں[40] نذیر حسین دہلوی اور اُن کے اتباع ومقلدین مگر یوں کہ اتاھم اللہ من حیث لایشعرون ○ والحمد للہ رب العٰلمین ○ اور لطف یہ ہے کہ ان میں وہ بھی ہیں جن سے خود امام العصر ودیگر متکلمین طائفہ نے براہ جہالت وتجاہل استناد کیا اور اُن کے اقوال باہرہ وکلمات قاہرہ کو جو اصول طائفہ کے صریح بیخکن تھے دامن عیاری میں چھپالیا میں[1] ان شاء اللہ تعالٰی اُس رسالہ میں یہ بھی ثابت کروں گا کہ علمائے سلف سے ان کے استناد محض مغالطۂ وتلبیس عوام ہیں ان کے مذہب کو اُن سے اصلا علاقہ نہیں بلکہ خود ہی اقوال جنھیں اپنی سند ٹھہراتے ہیں ان کے اصول مذہب کی بنیاد گراتے ہیں مگر حضرات کو موافق ومخالف کی تمیز نہیں یا ہے تو قصداً اغوائے جہال کو سبز باغ دکھاتے ہیں میں[2] بحول اللہ تعالٰی اُس رسالے میں یہ بھی تنبیہ کروں گا کہ اپنے مباحثہ میں ان حضرات کا تقلید شخصی کے وجوب وعدم وجوب کی بحث چھیڑ دینا نرا کید وفریب وتلبیس بدزیب ہے کہ اہل تعیین واصحاب تخییر دونوں فریق جواز تعیین وعدم حرج کو تسلیم کیے ہوئے ہیں جن کے نزدیک سرے سے تقلید شرک وکفر اُن کے مسلک سے اسے کیا تعلق وہ امر ابتدائی یعنی عدم شرک وجواز کو طے کرلیں اُس کے بعد آگے چلیں یہ چالاک لوگ اپنے لیے راہ آسان کرنے کو ادھر سے اُدھر طفرہ کرجاتے ہیں اور ہماری

طرف کے ذی علم ارجاء للعنان اُس میں گفتگو کرنے لگتے ہیں حالانکہ گر بہ کشتن روز اول باید ابتداءً ان ہوشیاروں کی راہ روکا چاہیے کہ پہلے شرک پھر جست سے جان بچا لیجئے اُس کے بعد آگے قصد کیجیے۔ فریقین کے اقوال کے اقوال ان حضرات کے رد میں یک دل و یک زبان اور طرفین کے علما ان کے زعم پر معاذاللہ مشرک و گمراہ ہوتے ہیں یکساں بلکہ میں بفضلہ تعالٰی ثابت کروں گا کہ اقوال تخییران کی رد و تکذیب میں اتم واکمل ہیں پھر اُن سے استناد یا اُن کا تذکرہ عجب تماشا ہے میں بعونہ تعالٰی یہ بھی واضح کروں گا کہ ان حضرات کو ابھی خود اپنا ہی مسلک منقح نہیں ہوا ہے متناقض کلام متخالف احکام لکھتے اور جہاں جیسا موقع پاتے ہیں ویسا ہی بیان کر جاتے ہیں دعوے میں کچھ دلیل میں کچھ اعتراض میں کچھ جواب میں کچھ کبھی ایک پائے پر قرار نہیں کرتے اور بیشک تمام اہل بدعت کا یہی وتیرہ ہے خصوصاً جواس قدر نو پیدا ہو کہ آخر جمتے جمتے ایک زمانہ چاہیے میں یہاں اصل نزاع کی بحث و تحقیق میں نہیں ان کے اقتدا کا حکم واضح کرنا ہے لہذا اُس کی طرف رجوع مناسب بالجملہ اصلا محل شبہہ نہیں ان صاحبوں نے تقلید کو شرک و کفر اور مقلدین کو کافر و مشرک کہہ کر لاکھوں کروروں علما و اولیا و صلحا و اصفیا بلکہ امت مرحومہ محمدیہ علی مولٰہا وعلیہ الصلاۃ والتحیۃ کے دس حصوں سے نو کو علی الاعلان کافر و مشرک ٹھہرایا وہی علامہ شامی قدس سرہ السامی کا ان کے اکابر کی نسبت ارشاد کہ اپنے طائفہ تالفہ کے سوا تمام عالم کو مشرک کہتے اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر احادیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے اور طرفہ یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوٰی ہے امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی واللفظ لمسلم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو اُن دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا) صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور [۲۷] سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو او کافر کہے تو اُن دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو) امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور [۲۸] سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الاحار علیہ ولا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر اُلٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا) ھذا مختصرًا امام ابن حبان اپنی صحیح مسمّٰے بالتقاسیم والانواع میں بسند صحیح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور [۲۹] سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اکفر رجل رجلا قط الا باء بھا احدھما ان کان کافرا والا کفر بتکفیرہ یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اُس سے نجات پا جائیں بلکہ اُن میں ایک پر ضرور گھرے گی اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اُسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا) علما فرماتے ہیں یوں ہی کسی کو مشرک یا زندیق یا ملحد یا منافق کہنا علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں من دعا رجلا بالکفر باللہ تعالٰی اوالشرک بہ وکذلک بالزندقۃ والالحاد والنفاق الکفری اھ ملخصا اور زیر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرمایا کذلک یا مشرک ونحوہ **اقول** وباللہ التوفیق یعنی خود

انھیں احادیث سے ثابت کہ ہر مشرک عدو اللہ ہے اور عدو اللہ کہنے کا حکم خود حدیث میں مصرح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تصریح فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو بہت بدتر بلکہ اخبث اقسام کفار سے ہے تو عموماً یا کافر میں بھی دخول اولی رکھتا ہے والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالٰی وجہ اس پلٹنے کی جس طرح ارباب قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے ع ترک وہند در من آن بیند کہ اوست ؛ المرؤ یقیس علی نفسہ جب اس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقۃً یہ اوصاف ذمیمہ اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اُس آئینہ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اُس کریہ بدنما شکل کو آئینہ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس لوث وغبار سے صاف ومنزہ ہے یہ تو حدیث تھی جو بحکم یقولون من خیر قول البریۃ ان کا زبانی وظیفہ ہے اور دل کا وہی حال جو حدیث میں ارشاد فرمایا لایجاوز تراقیھم اب فقہ کی طرف چلیے بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامہ علمائے بلخ وبعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم احادیث مذکورہ پر نظر فرما کر اس حکم کو یوہیں مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں سیدی اسمٰعیل نابلسی شرح درر وغرر مولٰی خسرو میں فرماتے ہیں لوقال للمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ھذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ الخ ملخصا رسالۂ علامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے فرجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے وینبغی ان لا یکفر علی قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخارا اور مذہب صحیح ومعتمد ومرجح فقہائے کرام تفصیل ہے کہ اگر بطور سب ودشنام بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بیباکوں بے قیدوں کو خر بے لجام وسگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہوجائے گا فتاوٰی ذخیرہ وفصول عمادی وشرح درر وغرر وشرح نقایہ برجندی وشرح نقایہ قہستانی ونہر الفائق وشرح وہبانیہ علامہ عبدالبر ودرمختار وحدیقۂ ندیہ وجواہر اخلاطی وفتاوٰی عالمگیری وردالمحتار وغیرہا کتب معتمدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب مختار ومختار للفتوی ومفتٰی بہ ہے علما فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اُسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔ **اقول** وباللہ التوفیق توضیح اس دلیل کی علی حسب مرامھم یہ ہے کہ کافر نہیں مگر وہ جس کا دین کفر ہے اور کوئی آدمی دین سے خالی نہیں نہ ایک شخص کے ایک وقت میں دو دین ہوسکیں فان الکفر والاسلام علی طرفی النقیض بالنسبۃ الی الانسان لایجتمعان ابدا ولا یرتفعان قال تعالٰی اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ وقال تعالٰی وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ اب جو یہ شخص مثلاً زید مومن کو کافر کہتا ہے اس کے یہ معنے کہ اُس کا دین کفر ہے اور زید واقع میں بیشک ایک دین سے متصف ہے جس کے ساتھ دوسرا دین ہو نہیں سکتا تو لاجرم یہ خاص اُسی دین کو کفر بتا رہا ہے جس سے زید اتصاف رکھتا ہے اور وہ دین نہیں مگر اسلام تو بالضرورۃ اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو دین اسلام کو کفر قرار دے قطعاً کافر اب عبارات علما سُنیے ہندیہ میں ہے المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لایکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بھذا بناءً علی اعتقادہ انہ کافر یکفر کذا فی الذخیرۃ انتھی زاد الشامی عن النھر عن الذخیرۃ لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا درمختار میں ہے عزر الشاتم

بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا بہ یفتی علامہ ابراہیم اخلاطی نے فرمایا المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل اذا اراد بہ الشتم لا یکفر واذا اعتقد کفر المخاطب یکفر لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد ان دین الاسلام کفر ومن اعتقد ھذا فھو کافر علامہ عبدالعلی نے شرح مختصر الوقایہ میں فرمایا قد اختلف فی کفر من ینسب مسلما الی الکفر ففی فصول العمادیۃ اذا قال لغیرہ یا کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول یکفر القائل وقال غیرہ لا یکفر والمختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل الخ ذکر مثل مامر عن الذخیرۃ بنقل الھندیہ والنھر معًا سواءً بسواء علامہ شمس الدین محمد نے جامع الرموز میں فرمایا المختار انہ لو اعتقد ھذا الخطاب شتما لم یکفر ولو اعتقدت المخاطب کافرا کفر لانہ اعتقد الاسلام کفرا کما فی العمادی وما فی المواقف انہ لم یکفر بالاجماع ارید بہ اجماع المتکلمین مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے قذف مسلما بیا کافر وارادالشتم ولا یعتقدہ کفرا فانہ یعزر ولا یکفر ولو اعتقد المخاطب کافرا کفر لانہ اعتقد الاسلام کفرا علامہ عبدالغنی شرح طریقۂ محمدیہ میں احکام سے ناقل المختار للفتوی (فذکر عین مامر عن البرجندی وزاد) ومن اعتقد ان دین الاسلام کفر یکفر اسی مذہب مفتی بہ پر بھی اس طائفۂ تالفہ کو سخت دقت کہ یہ قطعًا اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتے اور اپنی تصانیف میں لکھتے اور اُس پر فتوے دیتے ہیں تو باتفاق ہر دو مذہب ان کا کافر ہونا لازم اور ان کے پیچھے نماز ایسی جیسے کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو کے پیچھے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحٰن اللہ کرد کر نیافت چاہ کن راچاہ درراہ مسلمانوں کو ناحق مشرک کہا تھا احادیث صحیحہ ومذاہب ائمۂ کرام وفقہائے عظام پر خود اُنھیں کے ایمان کے لالے پڑگئے ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔۔۔ چنداں اماں نداد کہ شب راسحر کند

ماذا اخاضك یا مغرور فی الخطر ۔۔۔ حتی ھلکت فلیت النمل لم تطر

مگر حاش للہ ہم پھر بھی دامن احتیاط ہاتھ سے نہ دیں گے اور یہ ہزار ہیں جو چاہیں کہیں ہم زنہار ان کو کفار نہ کہیں گے ہاں ہاں یوں کہتے ہیں اور خدا ورسول کے حضور کہیں یہ لوگ آثم ہیں خاطی ہیں ظالم ہیں بدعتی ہیں ضال ہیں مضل ہیں غوی ہیں مبطل ہیں مگر میہات کافر نہیں مشرک نہیں اتنے بدراہ نہیں اپنی جانوں کے دشمن ہیں عدو اللہ نہیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کفوا عن اھل لا الٰہ الا اللہ لا تکفروھم بذنب فمن اکفر اھل لا الٰہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود کفر سے نزدیک تر ہے اخرجہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ ولا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الحدیث یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اُسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرۂ اسلام سے خارج نہ بتائیں اخرجہ ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الاسلام یعلو ولا یعلی اسلام غالب ہے مغلوب نہیں اخرجہ الدارقطنی

والبیھقی والضیاء عن عائذ بن عمرو والمدنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور مذکور کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاتکفروا احدا من اھل القبلۃ اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو اخرجہ العقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہ حدیثیں اور اپنے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد لانکفر احدا من اھل القبلۃ اور اپنے علمائے محققین کا فرمانا لایخرج الانسان من الاسلام الا جحود ما ادخلہ فیہ یاد ہے اور جب تک تاویل و توجیہ کی سب قابل احتمال ضعیف راہیں بھی بند نہ ہوجائیں مدعی اسلام کی تکفیر سے عہد کہ ان چاروں حدیثوں میں بھی مثل احادیث اربعۂ سابقہ صلاح و دیانت طائفہ کے لیے پورا مرثیہ اور انھیں سے ظاہر کہ یہ مدعیان عمل بالحدیث کہاں تک ہوائے نفس کو پالتے اور اُس کے آگے کیسا کیسا احادیث کو پس پشت ڈالتے ہیں ھذا **واقول** یظھر للعبد الضعیف عفر اللہ تعالٰی لہ ان ھھنا فی کلمات العلماء اطلاقا فی موضع التقیید کما ھو داب کثیر من المصنفین فی غیر ما مقام وانما محل الاکفار باکفار المسلم اذا کان ذلک لا عن شبھۃ وتأویل والا فلا فانہ مسلم بظاھرہ ولم نؤمر بشق القلوب والتطلع الی مکامن الغیوب ولم نعثر منہ علی انکار شیئ من ضروریات الدین فکیف یھجم علی نظیر ما ھجم علیہ ذلک السفیہ ھذا ھو التحقیق عند الفقھاء الکرام ایضا یذعن بذلک من احاط بکلامھم واطلع علی مرامھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیھم اجمعین الا تری ان الخوارج خذلھم اللہ تعالٰی قد اکفروا امیر المؤمنین ومولی المسلمین علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ ثم ھم عندنا لا یکفرون کما نص علیہ فی الدر المختار والبحر الرائق ورد المحتار وغیرھا من معتبرات الاسفار واما ما مر من تقریر الدلیل علی التکفیر فانت تعلم ان لازم المذھب لیس بمذھب واما الاحادیث فمؤولۃ عند المحققین کما ذکرہ الشراح الکرام **اقول** ومن ادل دلیل علیہ قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی الحدیث المار فھو الی الکفر اقرب فلم یسمہ کافرا وانما قربہ الی الکفر لان الاجتراء علی اللہ تعالٰی بمثل ذلک قد یکون برید الکفر والعیاذ باللہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر تاہم اس قدر میں کلام نہیں

کہ یہ حضرات غیر مقلدین وسائر اخلاف طوائف نجدیہ مسلمانوں کو ناحق کافر ومشرک ٹھہرا کر ہزار بار اکابر ائمہ کے طور پر کافر ہوگئے اس قدر مصیبت ان پر کیا کم ہے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالٰی علامہ ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں انہ یصیر مرتدا علی قول جماعۃ وکفی بھذا خسارا وتفریطا تو بحکم شرع ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں فی الدر المختار عن شرح الوھبانیۃ للعلامۃ حسن الشرنبلالی ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنی ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح اہلسنت کو چاہیے اُن سے بہت پرہیز رکھیں اُن کے معاملات میں شریک نہ ہوں اپنے معاملات میں اُنھیں شریک نہ کریں ہم اوپر احادیث نقل کر آئے کہ اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت ومخالطت سے ممانعت آئی ہے اور بیشک بدمذہب آگ ہیں اور صحبت مؤثر اور طبیعتیں سراقہ اور قلوب منقلب حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر اما ان تبتاع منہ واما ان

واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ نیک ہمنشین اور بد جلیس کی مثال یوہیں ہے جیسے ایک کے پاس مُشک ہے اور وہ دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مُشک والا یا تو تجھے مُشک ہبہ کرے گا یا تو اُس سے خریدے گا اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑا جلادے گا یا تو اُس سے بدبو پائے گا رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیران لم یصیبك من سوادہ اصابك من دخانہ یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لُہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دُھواں جب بھی پہنچے گا رواہ عنہ ابوداود والنسائی حاصل یہ کہ اشرار کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان ہی اُٹھاتا ہے والعیاذ باللہ تعالٰی اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انما سمی القلب من تقلبہ انما مثل القلب مثل ریشۃ الفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظہرا لبطن دل کو قلب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پَر لپٹا ہے کہ ہوائیں اُسے پلٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی اُلٹا رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی الموسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ولفظہ عند ابن ماجۃ مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ اسنادہ جید اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعتبروا الارض باسمائھا واعتبروا الصاحب بالصاحب زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کرو اور آدمی کو اُس کے ہمنشین پر اخرجہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعا والبیھقی فی الشعب عنہ موقوفا ولہ شواھد بھا یرتقی الی درجۃ الحسن اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایاك وقرین السوء فانك بہ تعرف بُرے مصاحب سے بچ کہ تو اُسی سے پہچانا جائے گا رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست برخاست ہوتی ہے لوگ اُسے ویسا ہی جانتے ہیں اور بدمذہبوں سے محبت تو زہر قاتل ہے اس کی نسبت احادیث کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جو خطر عظیم آیا سخت ہولناک ہے ہم نے وہ حدیثیں اپنے رسالہ المقالۃ المسفرہ عن احکام بدعۃ المکفرہ ۱۳۰۱ھ میں ذکر کیں بالجملہ ہر طرح ان سے دُوری مناسب خصوصًا ان کے پیچھے نماز سے تو احتراز واجب اور اُن کی امامت پسند نہ کرے گا مگر دین میں مداہن یا عقل سے مجانب۔ امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم اگر تمھیں پسند آتا ہو کہ تمھاری نماز قبول ہو تو چاہیے کہ تمھارے نیک تمھاری امامت کریں) حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم اگر تمھیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہیے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمھارے امام ہوں کہ وہ تمھارے سفیر ہیں تم میں اور تمھارے رب میں) دارقطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمھارے وسائط ہیں درمیان تمھارے اور تمھارے رب عزوجل کے) **اقول** والاحادیث وان ضعفت فقد تائیدت اذ عن ثلثۃ من الصحابۃ وردت علیھم

جمیعا رضوان المولی جلّ وعلا وتقدس وتعالی۔ الحمدللہ کہ یہ موجز تحریر سلخ ذی القعدہ میں شروع اور چہارم ذی الحجہ روز جاں افروز دوشنبہ ۱۳۰۵ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ کو بدر سائے اختتام ہوئی۔ وصلی اللہ تعالی علی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد وآلہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لہم باحسان الی یوم الدین والحمدللہ رب العلمین واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

بَابُ الجمَاعَتْ

مسئلہ ـ از میرٹھ خیر نگر دروازہ خیر المساجد مرسلہ مولوی ابوالعارف محمد حبیب اللہ صاحب قادری برکاتی ۲ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس صورت میں کہ مسجد خیر نگر دروازہ کا صحن محراب کے ہر دو جانب میں مساوی نہیں ہے بلکہ دست راست کی جانب ۱۶ فٹ بڑھا ہوا ہے گرمی برسات وغیرہ میں جب نماز صحن مسجد میں پڑھی جاتی ہے تو جماعت اس سرے سے اُس سرے تک قائم ہوتی ہے جو محراب کی نسبت سے دائیں جانب ۱۶ فٹ متجاوز ہوتی ہے جس کا ایک خاکہ بھی مرسل خدمت ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ جب صحن مسجد میں جماعت قائم ہو جائے تو امام کو رعایت وسط صف کی لازم ہے یا محاذات محراب ضروری ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

امام کے لیے سنت متوارثہ کہ زمانہ اقدس رسالت سے ابتک معہود ہے وسط مسجد میں قیام ہے کہ صف پوری ہو تو امام وسط صف میں ہو اور یہی جگہ محراب حقیقی ومتوارث ہے محراب صوری کہ طاق نما ایک خلا وسط دیوار قبلہ میں بنانا حادث ہے اُسی محراب حقیقی کی علامت ہے یہ علامت اگر غلطی سے غیر وسط میں بنائی جائے اُس کا اتباع نہ ہوگا بلکہ مراعات توسط ضروری ہوگی کہ اتباع سنت وانتفاء کراہت وامتثال ارشاد حدیث توسطوا الامام ہو جن مسجدوں میں مسقف حصہ نہیں وہاں یہ محراب صوری ہوتی ہی نہیں جیسے افضل المساجد مسجد الحرام شریف اور اس میں ہر مسجد کا صحن داخل ہے کہ باختلاف موسم مسجد مستقل ہے فقہائے کرام درجہ مسقفہ کو مسجد شتوی کہتے ہیں اور غیر مسقف کو مسجد صیفی جب اُن کے وسط مطابق نہ ہوں تو ہر مسجد کے لیے اُس کا اپنا وسط معتبر ہے پس صورت مستفسرہ میں جبکہ مسجد صیفی مسجد شتوی سے سولہ فٹ جانب راست زائد ہے تو امام محراب صوری اندرونی کی محاذات سے آٹھ فٹ جانب راست ہٹ کر صحن میں کھڑا ہو کہ اس مسجد کی محراب میں قیام حاصل ہو درمختار میں ہے یصف الامام ویقف وسطا درایہ شرح ہدایہ میں ہے السنۃ ان یقوم الامام ازاء وسط الصف الا تری ان المحاریب ما نصبت الاوسط المساجد وھی قد عینت لمقام الامام مبسوط امام بکر خواہر زادہ میں ہے لوقام فی احد جانبی الصف یکرہ ولوکان المسجد الصیفی بجنب الشتوی وامتلاء المسجد یقوم الامام فی جانب الحائط لیستوی القوم من جانبیہ الخ (ملتقطاً) واللہ تعالی اعلم

مسئلہ ـ از اروہ نگلہ ڈاکخانہ اچھنیرہ ضلع آگرہ مسئولہ مرسلہ محمد صادق علی خاں صاحب۔ رمضان شریف ۱۳۳۰ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد کے باہر در میں جو مشرق کی جانب ہوتا ہے اُس میں تنہا امام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھانی کیسی ہے

اور اکثر مساجد میں باہر کا صحن اندر کے صحن سے بہت نیچا ہوتا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

امام کو در میں کھڑا ہونا مکروہ ہے فی ردالمحتار عن المعراج الدرایۃ عن سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ انی اکرہ للامام ان یقوم بین الساریتین پھر امام و مقتدیان کا درجہ بدلا ہوتا کہ امام درجہ مسقف میں ہے اور سب مقتدی صحن میں یہ دوسری کراہت ہے کما فی جامع الرموز پھر اگر در کی کرسی صحن سے بقدر امتیاز بلند ہوئی تو یہ تیسری کراہت ہے کما فی الدرالمختار والتفصیل فی فتاونا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ - از ڈھاکہ بنگالہ ۱۶ ر ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طالب العلم پر جو طلب علم دین کرتا ہے جماعت نماز پنجگانہ واجب ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

علماء نے طالب و مشتغل علم کو احیانا ترک جماعت میں معذور رکھا ہے بچند شروط اُس کا اشتغال خاص علم فقہ سے ہو کہ مقصود اصلی ہے نہ نحو و صرف و لغت و معانی و بیان و بدیع وغیرہا اگرچہ بوجہ آلیت داخل علم دین ہیں اور وہ اشتغال بدرجہ استغراق ہو جس کے سبب فرصت نہ پائے نہ یہ کہ اشتغال فقہ کا بہانہ کرکے جماعت تو ترک کرے اور اپنا وقت بطالت و فضولیات میں گذارے جیسا کہ بہت طلبائے زمانہ کا انداز ہے یا حالت ایسی ہو کہ کسی وقت اہتمام جماعت کے سبب اُس کے کام میں حرج واقع ہو جس کا بندوبست نہ کرسکے نہ دوسرا وقت اس کا بدل سکتا ہو مثلاً ایک مجمع طلبہ کے ساتھ فقہ کا درس رکھتا ہے اگر اس جماعت کو جائے یہ جماعت نہ پائے پھر باایں ہمہ کسل نفس کے لیے اس مسئلہ کو حیلہ بناکر ترک جماعت پر مداومت نہ کرے بلکہ احیانا واقع ہو ورنہ معذور نہ ہوگا بلکہ مستحق تعزیر ٹھہرے گا درمختار میں دربارہ اعذار ترک جماعت لکھا کذا اشتغالہ بالفقہ لا بغیرہ کذا جزم بہ الباقانی تبعا للبہنسی الا اذا واظب تکاسلا فلا یعذر ویعزر۔ نورالایضاح و مراقی الفلاح میں ہے (وتکرار فقہ) لا نحو ولغۃ (بجماعۃ تفوتہ) ولم یداوم علی ترکہا قنیہ کے لفظ یہ ہیں من لا یحضرہا لاستغراق اوقاتہ فی تکرار الفقہ الخ علامہ شامی نے فرمایا ثم اشتغالہ بغیر الفقہ فی بعض من الاوقات عذر معتبر واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ - از پٹنہ عظیم آباد مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۲۶ ر ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر صف اول کے مقتدی امام کے ایسے متصل کھڑے ہوں کہ ان کے پنجے امام کی ایڑی کے برابر ہوں یا ایک بالشت امام کی ایڑی سے پیچھے ہوں اس غرض سے کہ دوسری صف بھی مسجد کے اندر ہو جائے حالانکہ صحن میں جگہ ہے اور صف اول کا کوئی مقتدی امام کے پیچھے نہ ہو اس صورت میں کراہت ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کیسی کراہت ہوگی۔ بینوا توجروا

الجواب

صورت مستفسرہ میں بیشک کراہت تحریمی ہوگی اور ایسے امر کے مرتکب آثم و گنہگار کہ امام کا صف پر مقدم ہونا سنت دائمہ ہے جس پر حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیشہ مواظبت فرمائی اور مواظبت دائمہ دلیل وجوب ہے اور ترک واجب مکروہ تحریمی اور مکروہ تحریمی کا

ارتکاب گناہ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں ترك التقدم لامام الرجال محرم وکذا صرح الشارح وسماہ فی الکافی مکروھا وھوالحق ای کراھۃ تحریم لان مقتضی المواظبۃ علی التقدم منہ علیہ الصلاۃ والسلام بلا ترك الوجوب فلعدمہ کراھۃ التحریم اُسی میں ہے مقتضی فعلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم التقدم علی الکثیر من غیر ترك الوجوب بحرالرائق میں ہے التقدم واجب علی الامام للمواظبۃ من النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وترك الواجب موجب کراھۃ التحریم المقتضیۃ للاثم **اقول** وباللہ التوفیق ظاہر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ تقدم ہمیشہ یوہیں تھا کہ صف کے لیے پوری جگہ عطا فرماتے نہ وہ ناقص وقاصر تقدم جو سوال میں مذکور ہوا دلیل واضح اس پر یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تکمیل صف کا نہایت اہتمام فرماتے اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو ارشاد ہوتا اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی ارٰکم من وراء ظھری اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں اخرجہ البخاری والنسائی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ ومسلم بلفظ اتموا الصفوف فانی ارٰکم خلف ظھری دوسری حدیث میں ہے سدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچّے کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ میں داخل ہوتا ہے رواہ الامام احمد عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور یہ مضمون حدیث انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بالفاظ عدیدہ مروی ہوا امام احمد بسند صحیح اُن سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں راصّوا الصفوف فان الشیطان یقوم فی الخلل یعنی صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے نسائی کی روایات صحیحہ میں ہے راصّوا صفوفکم وقاربوا بینھا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانھا الحذف اپنی صفیں خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنہ صف میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچّے ہیں ابوداود طیالسی کی روایت میں یوں ہے اقیموا صفوفکم وتراصوا فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیاطین بین صفوفکم کانھا غنم عفر گویا وہ بکریاں ہیں بھکسے رنگ کی **فائدہ** بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے کہ جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ میں کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہو کر ادھر سے اُدھر نکلتے ہیں یوہیں شیطان جب صف میں جگہ خالی پاتا ہے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کو آگھستا ہے اور بھکسے رنگ کی تخصیص شاید اس لیے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہیں یا شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوئے۔ چوتھی حدیث میں اس تاکید شدید سے ارشاد فرمایا اقیموا الصفوف فانما یصفون بصف الملئکۃ وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطٰین ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ یعنی صفیں درست کرو کہ تمھیں تو ملائکہ کی سی صف بندی چاہیے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیطان کے لیے کھڑکیاں نہ چھوڑو اور جو صف کو وصل کرے اللہ اُسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اُسے قطع کرے رواہ الامام احمد وابوداؤد والطبرانی فی الکبیر والحاکم وابن خزیمۃ وصححاہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما وعند النسائی والحاکم عنہ بسند صحیح الفصل الاخیر اعنی من قولہ من وصل الحدیث

ملائکہ کی صف بندی کا دوسری حدیث میں خود بیان آیا خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال الا تصفون کما تصف الملئکۃ عند ربھا فقلنا یا رسول اللہ کیف تصف الملئکۃ عند ربھا قال یتمون الصف الاول ویتراصون فی الصف سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باہر تشریف لاکر ارشاد فرمایا ایسے صف کیوں نہیں باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ ملائکہ اپنے رب کے حضور کیسی صف باندھتے ہیں فرمایا اگلی صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں اخرجہ احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجانا یہ کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا اور نیتیں باندھ لیں اب کوئی مسلمان آیا وہ اُس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے تو انھیں حکم ہے کہ دب جائیں اور جگہ دیدیں تاکہ صف بھر جائے فتح القدیر وبحر الرائق ومراقی الفلاح ودرمختار وغیرہا میں ہے واللفظ للشرنبلالی قال بعد ایراد الحدیث الرابع وبھذا یعلم جھل من یستمسک عند دخول احد بجنبہ فی الصف یظن انہ ریاء بل ھو اعانۃ علی ما امر بہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور نہایت یہ کہ اگر اگلی صف والوں نے فرجہ چھوڑا اور صف دوم نے بھی اس کا خیال نہ کیا مگر اپنی صف گھنی کرلی اور نیتیں بندھ گئیں حالانکہ ان پر لازم تھا کہ صف اول والوں نے بے اعتدالی کی تھی تو یہ پہلے اس کی تکمیل کرکے دوسری صف باندھتے اب ایک شخص آیا اور اُس نے صف اول کا رخنہ دیکھا اُسے اجازت ہے کہ اس دوسری صف کو چیر کر جائے اور فرجہ بھردے کہ صف دوم بے خیالی کرکے آپ تقصیر وار ہے اور اس کا چیرنا روا۔ قنیہ وبحر الرائق وشرح نور الایضاح ودرمختار وغیرہا میں ہے واللفظ لشرح التنویر لو وجد فرجۃ فی الاول لا الثانی لہ خرق الثانی لتقصیرھم بحر میں ہے لاحرمۃ لھم لتقصیرھم یوہیں اس رخنہ بندی کے لیے پچھلی صف کے نمازیوں کے آگے گزرنا جائز ہے کہ انھوں نے خود اس امرِ عظیم میں بے پرواہی کرکے جس کا شرع میں اس درجہ اہتمام تھا اپنی حرمت ساقط کردی۔ قنیہ میں ہے قام فی اخر صف وبینہ وبین الصفوف مواضع خالیۃ فللداخل ان یمر بین یدیہ لیصل الصفوف لانہ اسقط حرمۃ نفسہ فلا یاثم المار بین یدیہ حدیث میں ہے من نظر الی فرجۃ فی الصف فلیسدھا بنفسہ فان لم یفعل فمرمار فلیتخط علی رقبتہ فانہ لاحرمۃ لہ یعنی جسے صف میں فرجہ نظر آئے وہ خود وہاں کھڑا ہوکر اسے بند کردے اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو وہ اس کی گردن پر قدم رکھ کر چلا جائے کہ اس کے لیے کوئی حرمت نہ رہی اخرجہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما یوہیں اگر صف دوم میں کوئی شخص نیت باندھ چکا اس کے بعد اُسے صف اول کا رخنہ نظر آیا تو اجازت ہے کہ عین نماز کی حالت میں چلے اور جاکر فرجہ بند کردے کہ یہ مشی قلیل حکم شرع کے امتثال کو واقع ہوئی ہاں دو صف کے فاصلہ سے نہ جائے کہ مشی کثیر ہوجائے گی علامہ ابن امیر الحاج حلیہ میں ذخیرہ سے ناقل ان کان فی الصف الثانی فرأی فرجۃ فی الاول فمشی الیھا لم تفسد صلاتہ لانہ مامور بالمراصۃ قال علیہ الصلٰوۃ والسلام تراصوا فی الصفوف ولو کان فی الصف الثالث تفسد علامہ ابن عابدین ردالمحتار میں فرماتے ہیں ظاھر التعلیل بالامر انہ یطلب منہ المشی الیھا تامل **ثم اقول** وباللہ التوفیق یہ احکام فقہ وحدیث باعلٰی ندا منادی کہ وصل صفوف اور ان کی رخنہ بندی اہم ضروریات سے ہے اور ترک فرجہ ممنوع وناجائز یہاں تک کہ اس کے دفع کو نمازی کے سامنے گزر جانے کی اجازت ہوئی جس کی بابت حدیثوں میں سخت نہی وارد تھی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین

خیرالہ من ان یمر بین یدیہ اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزرجانے سے اُسکے حق میں بہتر تھا اخرجہ الائمۃ احمد والستۃ عن ابی جھیم رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الحافظ فی بلوغ المرام ووقع فی البزار من وجہ اخر اربعین خریفا قلت والاحادیث یفسر بعضھا بعضا اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لو یعلم احدکم مالہ فی ان یمر بین یدی اخیہ معترضًا فی الصلاۃ کان لان یقیم مائۃ عام خیرلہ من الخطوۃ التی خطاھا اس میں سو برس کھڑا رہنا اُس ایک گام رکھنے سے بہتر فرمایا رواہ احمد وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ امام طحاوی فرماتے ہیں پہلے چالیس ارشاد ہوئے تھے پھر زیادہ تعظیم کے لیے سو فرمائے گئے۔ تیسری حدیث میں ہے لو یعلم المار بین یدی المصلی لاحبّ ان یکسر فخذہ ولا یمر بین یدیہ اگر نمازی کے آگے گزرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اس کی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن منقطع۔ چوتھی حدیث میں ارشاد فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیئ یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان۔ جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اُسے دفع کرے اگر نہ مانے تو اُس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے اخرجہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ ظاہر ہے کہ ایسا شدید امر جس پر یہ تشدیدیں اور سخت تہدیدیں ہیں اُسی وقت روا رکھا گیا ہے جب دوسرا اس سے زیادہ اشد اور افسد تھا کما لا یخفی **ایک دلیل** اس وجوب اور فرجہ رکھنے کی کراہت تحریمی پر یہ ہے **دلیل دوم** احادیث کثیرہ میں صیغۂ امر کا وارد ہونا کما سمعت وما ترکت لیس باقل مما سردت اس لیے ذخیرہ وحلیہ میں فرمایا انہ مامور بالمراصۃ۔ فتح القدیر و بحرالرائق وغیرھما میں فرمایا سد الفرجات مأمور بہ فی الصف اور اصول میں مبرہن ہوچکا ہے امر مفید وجوب ہے الا ان یصرف عنہ صارف **دلیل سوم** علما تصریح فرماتے ہیں کہ صف میں جگہ چھوٹی ہو تو اور مقام پر کھڑا ہونا مکروہ ہے فی الخانیۃ والدرالمختار وغیرھما واللفظ للعلائی لوصلی علی رفوف المسجد ان وجد فی صحنہ مکانا کرہ کقیامہ فی صف خلف صف فیہ فرجۃ اور کراہت مطلقہ سے مراد کراہت تحریم ہوتی ہے الا اذا دل دلیل علی خلافہ کما نص علیہ فی الفتح والبحر وحواشی الدر وغیرھما من تصانیف الکرام الغرّ **دلیل چہارم** احادیث سابقہ میں حدیث رابع کے وعید شدید من قطع صفا قطعہ اللہ علامہ طحطاوی پھر علامہ شامی زیرِ عبارت مذکورۂ درمختار فرماتے ہیں **قولہ** کقیامہ فی صف الخ ھل الکراھۃ فیہ تنزیھیۃ او تحریمیۃ ویرشد الی الثانی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام ومن قطعہ اللہ انتہی فافھم جب یہ امر واضح ہوگیا تو اب صورت مذکورۂ سوال میں دوسری وجہ کراہت تحریم کی اور ثابت ہوئی ظاہر ہے کہ جب امام وصف اوّل میں صرف اس قدر فاصلہ قلیلہ چھوٹا تو بالیقین صف اوّل ناقص رہے گی اور امام کے پیچھے ایک آدمی کی جگہ چھوٹے گی وہ بھی ایسی جسے بوجہ تنگی مقام کوئی بھر بھی نہ سکے گا تو یہ فعل ایک مکروہ تحریمی کو مستلزم اور جو مکروہ تحریمی کو مستلزم ہو خود مکروہ تحریمی ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں بعد عبارت منقولہ صدر جواب کے فرماتے ہیں واستلزم مما ذکر ان جماعۃ النساء تکرہ کراھۃ تحریم لان ملزوم متعلق الحکم اعنی الفعل المعین ملزوم لذلک الحکم انتھی۔ **بحمد اللہ** اس تحقیق انیق سے چند مسائل

نفیسہ ثابت ہوئے **اولاً** امام کا صف پر تقدم جو بنص ہدایہ وکافی وغیرہما واجب ہے وہ صرف تھوڑا آگے بڑھ جانے سے ادا نہیں ہوتا جب تک پوری صف کی جگہ نہ چھوٹے **ثانیاً** ہر صف میں اوّل سے آخر تک دوسری صف کے لیے صف کامل کی جگہ بچنا واجب ہے **ثالثاً** کسی صف میں فرجہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے جب تک اگلی صف پوری نہ کرلیں صف دیگر ہرگز نہ باندھیں **رابعاً** صورت مذکورہ سوال دو کراہت تحریمی پر مشتمل ہے ایک ترک تقدم دوسری بقائے فرجہ **خامساً** اکثر واقع ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ ایک مقتدی تھا دوسرا آیا بائیں ہاتھ کو کھڑا ہوگیا یہاں تک تو کراہت تنزیہی تھی لترك السنة پھر اور لوگ بھی آتے اور یوں ہیں برابر کھڑے ہوجاتے ہیں نہ امام آگے بڑھتا ہے نہ مقتدی پیچھے ہٹتے ہیں یہ صورت مکروہ تحریمی ہے کہ اگرچہ اکیلے مقتدی کے حق میں سنت یہ ہے کہ امام کے داہنی جانب بالکل اس کے محاذی کھڑا ہو نہ متاخر اور یہ سنت عوام میں صدہا سال سے متروک ہے اکیلا بھی امام سے کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوتا ہے امام نسفی کافی شرح وافی میں فرماتے ہیں الواحد یقوم عن یمینه۔ ای ان کان مع الامام واحد وقف عن یمین الامام لانه علیه الصلوٰة والسلام صلی بابن عباس فاقامه عن یمینه ولا یتأخر عن الامام فی ظاهر الروایة وعن محمد انه یضع اصابعه عند عقب الامام وهو الذی وقع عند العوام انتهی قلت وعوام زماننا قد تعدوا حتی خرجوا عن روایة محمد ایضا کما هو مشاهد۔ پھر جو بعد کو آئے وہ اس مقتدی کی محاذات میں کھڑے ہوں گے جس کے باعث امام کو قدرے تقدم رہے گا اس صورت میں وہ توسط جس کی نسبت در مختار میں فرمایا لو توسط اثنین کرہ تنزیها وتحریما لو اکثر اگرنہ بھی مانا جائے تاہم اس صورت میں کراہت تحریم ہی رہے گی کہ توسط نہ سہی فرجہ رکھنا اور صف کامل کی جگہ نہ چھوڑنا خود موجب کراہت تحریمی ہے یہ مسائل واجب الحفظ ہیں اکثر اہل زمانہ اُن سے غافل ولعلك لا تجد هذا التحقیق الخطیر بهذا الایضاح والتقریر فی غیر هذا التحریر والحمد لله علی ما علم والله سبحانه وتعالی اعلم۔

مسئلہ ـ یکم جمادی الآخرہ ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سمجھ وال لڑکا آٹھ نو برس کا جو نماز خوب جانتا ہے اگر تنہا ہو تو آیا اُسے یہ حکم ہے کہ صف سے دُور کھڑا ہو یا صف میں بھی کھڑا ہوسکتا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

صورت مستفسرہ میں اُسے صف سے دُور یعنی بیچ میں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا کرنا تو منع ہے فان صلاة الصبی الممیز الذی یعقل الصلاة صحیحة قطعا وقد امر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بسد الفرج والتراص فی الصفوف ونهی عن خلافه بنهی شدید اور یہ بھی کوئی ضروری امر نہیں کہ وہ صف کے بائیں ہی ہاتھ کو کھڑا ہو علماء اُسے صف میں آنے اور مردوں کے درمیان کھڑے ہونے کی صاف اجازت دیتے ہیں در مختار میں ہے لو واحدا دخل الصف مراقی الفلاح میں ہے ان لم یکن جمع من الصبیان یقوم الصبی بین الرجال بعض بے علم جو یہ ظلم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخل نماز ہے اب یہ آئے تو اُسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے اور خود بیچ میں کھڑے ہوجاتے ہیں یہ محض جہالت ہے اسی طرح یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہو تو مرد کی نماز نہ ہوگی غلط وخطا ہے جس کی کچھ اصل نہیں۔